عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۱۴

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار یار رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی نظر میں

موجودہ حالات کے اسباب اور ان کا علاج

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا اہم اداریہ

ظفر اللہ قادیانی کیسے جہنم واصل ہوا؟ ایک چشم دید رپورٹ

نماز کی برکت سے دریا میں ڈوبنے سے بچ گئے

قادیان سے واپسی

حافظ بشیر احمد مصری کی زبانی اندرونی کہانی

قادیانی رائل فیملی کی عیاشیاں اور بداخلاقیاں

بزم ختم نبوت

ظفر اللہ قادیانی کے ساتھ کیا گزری

سلسلہ چل نکلا ہے کچھ مافی کا

رانا اختر حسین سا ہیوال، سرگودھا

ظاہر بھگوڑے کے ملک چھوڑنے کے بعد ظفر اللہ کی عیادت کیلئے میں مرزا عبدالحق ایڈووکیٹ صوبائی امیر احمدیہ پنجاب چیف جسٹس دار القضاء ربوہ۔ ممبر شوریٰ صدر انجمن احمدیہ ممبر شوریٰ تحریک جدید۔ وقف جدید۔ خدام الاحمدیہ نائب صدر مجلس مشاورت۔ کے ساتھ بحیثیت ڈرائیور کے لاہور گیا۔ اور چوہدری ظفر اللہ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ جس کمرہ میں ظفر اللہ قادیانی پڑا تھا۔ اس کمرہ میں سخت بدبو آرہی تھی۔ اور ظفر اللہ قادیانی کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی جیسا کہ پاگل کتے کے منہ سے جھاگ ٹپک رہی تھی۔

وہاں پاس ہی ایک خادمہ کھڑی تھی جو میری اس لئے واقف تھی کہ وہ بھی راجپوت خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ میں نے اس بوڑھی عورت سے پوچھا کہ بڑی اماں۔ کہ یہاں بدبو بہت سخت آرہی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے تو بڑی بی کہنے لگی کہ یہ دوائیوں کی بدبو ہے حالانکہ یہ بدبو دوائیوں کی نہیں بلکہ ظفر اللہ کی اس گندگی کی بدبو تھی جو اللہ تعالیٰ اس کو مرنے سے پہلے اس طرح فالج زدہ کر دیا تھا۔ کہ وہ اپنے جاہلی نبی کی طرح ٹٹی کرنے کے لئے بیت الخلاء نہیں جا سکتا تھا۔ اور چارپائی کے اوپر ہی ٹٹی کرتا تھا۔ اور وہاں پڑے پڑے اس کے جسم اور اس کمرہ سے ایسی بدبو آرہی کہ خدا کی قسم اب بھی وہ بدبو میرے دماغ پر اثر انداز ہے۔ اور ظفر اللہ کا چہرہ الٹے توے کی طرح سیاہ ہوا ہوا تھا اور اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے خوف آتا تھا اتنے عرصہ کے بعد اب بھی جب کبھی اس منحوس کا وہ ڈراؤنا چہرہ اور اس کے کمرہ کی بدبو دماغ میں آتی ہے تو اچانک میرا سر چل جاتا ہے اور مجھے قے آنے لگتی ہے اور بڑی مشکل سے میں اپنے آپ پر کنٹرول کرتا ہوں واپسی پر میں نے مرزا عبدالحق سے سوال کیا کہ مرزا صاحب چوہدری صاحب کے کمرہ میں اتنی بدبو کیسی تھی تو اس نے بھی جواب دیا کہ ٹٹی کرنے کے لئے چارپائی سے نہیں اٹھ سکتے اس لئے اس وقت چارپائی ہی ٹٹی خانہ بنا ہوا ہے اس لئے بدبو کا پیدا ہونا بعید از قیاس نہیں ہے۔

یہ حال ہے حضورؐ کے گستاخوں کا کہ زندگی ہی میں

باقی صفحہ ۲۷ پر

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ندیم نیازی

اے اہلِ عشق روضۂ سرکار دیکھنا
شاہوں کے سر کو عجز میں ہر بار دیکھنا
اے رحمتِ تمام تیری رحمتوں کی خیر
مجھ کو نہ دیکھنا لبِ اظہار دیکھنا
بازارِ عشق کا ہے یہ دستورِ دیدنی
بکتے ہیں یہاں پہ خریدار دیکھنا
اے رہروانِ شوق چلے آؤ بے خطر
کیا راستے میں سایۂ دیوار دیکھنا
گلزارِ جاں میں کوئی نوا سنج سے ندیم
کیا کیا ہیں تیرے لطف کے آثار دیکھنا

قادیانی مربی غلام رسول صاحب کا قبول اسلام

گوجرانوالہ سے ہمارے نمائندے حافظ محمد ثاقب صاحب نے اطلاع دی ہے کہ قصبہ کھوکھر خورد ضلع گجرات کے قادیانی مربی جناب غلام رسول صاحب نے حافظ غلام محمد صاحب کے دستِ حق پرست قادیانیت سے توبہ کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیجدی۔

قادیانی جلسہ پر پابندی

کھوکھر غربی تحصیل و ضلع گجرات میں قادیانی جلسہ کر رہے تھے حکومت نے بر وقت پابندی لگا کر حالات کو کنٹرول کر لیا۔

چک سکندر کھاریاں میں امیر مرکزیہ کا ورودِ مسعود

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی احمد خان شہید کی تعزیت کے لئے چک سکندر تشریف لے گئے گوجرانوالہ سے بھی ایک وفد حافظ محمد یوسف عثمانی کی قیادت میں چک سکندر گیا حضرت کا استقبال بڑی گرم جوشی سے کیا گیا گاؤں کے در و دیوار نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر، ختم نبوت زندہ باد۔ احمد خان شہید زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھے۔ جناب امیر عالم صاحب نے حضرت کا استقبال مقامی حضرات کی معیت میں گاؤں سے باہر آکر کیا۔ حضرت امیر مرکزیہ نے جناب امیر عالم صاحب سے تعزیت کی اور دعا بھی فرمائی بعد میں حضرت لاہور تشریف لے گئے

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۷ تا ۱۳ صفر المظفر سنہ ۱۴۱۰ھ
مطابق ۱۵ تا ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۸۹ شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 14

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اِس شمارے میں

۱ — موجودہ حالات کے اسباب — ۵
۲ — حسنت جمیع خصالہ — ۸
۳ — حق چار یارؓ — ۹
۴ — بنو قریظہ کی عہد شکنی — ۱۰
۵ — سنہ ہجری کی اہمیت — ۱۱
۶ — یہ برطانیہ ہے۔ — ۱۳
۷ — ذکری پھر سر اٹھا رہے ہیں۔ — ۱۴
۸ — چور کا سراغ — ۱۵
۹ — قادیان سے واپسی — ۱۸

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۳۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۳۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجئے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

نارتھ امریکہ
- وینکوور — جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن — عامر رشید
- وینی پیگ — میاں احمد
- ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
- مونٹریال — آفتاب احمد
- واشنگٹن — کرامت اللہ
- شکاگو — محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس — فرقان سعید
- سیکرامنٹو — چوہدری محمد شریف گوندل

بیرون ملک نمائندے
- قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی — قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی — قاری وصیف الحسن
- برما — محمود یوسف
- بارباڈوس — اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ — لئے رکیو انصاری
- برطانیہ — محمد اقبال
- اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک — محمد ادریس
- ناروے — میاں اشرف جاوید
- افریقہ — محمد میر افریقی
- ماریشش — محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش — محی الدین خان
- مغربی جرمنی — مشتاق الرحمٰن
- سنگاپور — سید میر حسن بخاری

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

شفیق بستوی

مرے دل کو مصطفیٰؐ کی شب و روز یاد آئے !
میں خوشی میں ہوں مگن اور مری روح مسکرائے

ذرا اتنا عرض کر دے تو صبا سے جا کے اے دل
کہ مرا سلام پیہم، انہیں جا کے کہہ سنائے

اے مدینہ جانیوالے ! یہ نبیؐ سے جا کے کہنا
مرا قلب مضطرب ہے، میری آنکھ ڈبڈبائے

بڑی مدتوں سے دل میں یہی آرزو ہے پنہاں
درِ مصطفیٰؐ پہ جا کے مجھے کاش موت آئے

مرے ہر طرف ہے آقا بڑی تیز غم کی آندھی
مری شمعِ زندگانی، بھی اکیلی جھلملائے

کبھی صبح ہو رہی ہے کبھی شامِ غم کا سایہ
اسی انتظار میں بس کہ پیام کوئی لائے

یہ شفیقؔ مبتلا بھی ہے غلامِ شاہِ بطحا
غمِ فرقتِ نبیؐ میں اسے چین مل نہ پائے

مدینۃ النبیؐ

قمر حجازی اوکاڑہ

جہاں کے درمیاں ایسے مدینہ
جڑا جیسے انگوٹھی میں نگینہ

کوئی ہمسر نہیں تیرا جہاں میں !
ہے بہتر مشک سے تیرا پسینہ

اُسے ہے سب مہینوں پر فضیلت
جو ہے تیری ولادت کا مہینہ

ہے تیری خاکِ پا کحلِ جواہر
محبت ہے تری میرا خزینہ

قمرؔ ہے التجا میری خدا سے
مجھے اے کاش دکھلا دے مدینہ

اداریہ

موجودہ حالات کے اسباب اوران کا علاج

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے "بیّنات" کے تازہ شمارہ میں پاکستان کے موجودہ حالات کے اسباب پر اداریہ سپرد قلم فرمایا ہے۔ اور ان کا علاج بھی تجویز فرمایا ہے۔ ذیل میں ہم وہی اداریہ ماہنامہ بیّنات کے شکریہ کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ علماء کرام، سیاست دانوں، اور دانشوروں حتیٰ کے حکمرانوں کے لیے بھی یہ اداریہ ایک اہم دعوتِ فکر ہے۔

مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی، جو پاکستان کے حالات سے بہت ہی افسردہ و لگرفتہ تھے، انہوں نے فرمایا کہ جب پاکستان میں لسانی فتنہ اٹھ رہا تھا تو میں طواف کے بعد ملتزم پر حاضر ہوا اور بے ساختہ رو رو کر دعائیں کرنے لگا۔ تو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے مجھے آواز دے کر کہا ہو کہ ٹھہرو! اس قوم نے نعمتِ الٰہی کی نا قدری کی ہے، اسے تھوڑی سی سزا دے رہے ہیں۔

اس ناکارہ کو اس بزرگ کی یہ بات سن کر وہ حدیث یاد آئی جسے میں اپنے رسالہ "عصرِ حاضر حدیث نبویؐ کے آئینے میں" امام عبداللہ بن مبارک کی کتاب الرقائق کے حوالے سے نقل کر چکا ہوں، حدیث شریف کا متن حسب ذیل ہے۔

"عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ - اراہ مرفوعاً - قال یأتی علی الناس زمان یدعو المؤمن للجماعۃ فلا یستجاب لہ، یقول اللہ: ادعنی لنفسک ولما یحزبک من خاصۃ امرک فاجیبک، واما الجماعۃ فلا، انہم اغضبونی وفی روایۃ فانی علیہم غضبان" (کتاب الرقائق ص ۱۵۵ م ۴۸۴)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مومن، مسلمانوں کی جماعت کے لیے دعا کرے گا مگر اس کی دعا قبول نہیں کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ تم اپنی ذات کے لیے اور اپنی پیش آمدہ ضروریات کے لیے دعا کرو تو میں تیری دعا قبول کروں گا، لیکن عام لوگوں کے حق میں نہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے مجھے ناراض کر رکھا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں ان پر غضبناک ہوں"

پاکستان کے حالات ایک عرصہ سے ـ بلکہ اگر یہ کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا کہ پاکستان کے یوم تاسیس ہی سے .... ناگفتہ بہ چل رہے ہیں لیکن شہید جنرل ضیاء الحق کے بعد ملکی حالات میں جو شدت پیدا ہوئی۔ اور جس میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی مثال پہلے کے کسی دور میں نہیں ملتی۔ ملک میں سیاسی انتشار ہوں یا مذہبی افتراق، غنڈوں اور ڈاکوؤں کی چیرہ دستیاں ہوں یا منافقین و مرتدین کا تسلط، قتل و خون ریزی کے مسلسل واقعات ہوں یا غنڈہ گردی و تخریب کاری کے مظاہر، طوفانی بارشوں، سیلابوں سے آبادیوں اور فصلوں کی تباہ کاریاں ہوں یا اشیاء صرف کی قلت و گرانی یہ سب غضبِ الٰہی کی شکلیں ہیں۔

ع شامتِ اعمالِ ما صورت نادر گرفت

وطن عزیز کے مجموعی حالات پر نظر کرنے سے جو سب سے پہلا تاثر ابھرتا ہے وہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ اس قوم سے ناراض ہیں اور یہ قوم قہرِ الٰہی کی

چکی میں پس رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہزاروں مقبولانِ الٰہی اس قوم کے لیے دست بدعا ہیں اور وہ اپنے نالۂ نیم شبی کے ذریعہ بارگاہِ الٰہی سے اس قوم کی صلاح و فلاح کی بھیک مانگ رہے ہیں۔ لیکن قوم کا پیمانۂ جرائم اس قدر لبریز ہے کہ ان کی دعائیں بھی مؤثر و کارگر نہیں ہوتیں

بعض گناہ تو ایسے ہیں جنہیں ہر شخص کھلی آنکھوں دیکھ رہا ہے، اور گناہ گار بھی ان کو گناہ ہی سمجھ کر کرتے ہیں۔ لیکن بعض گناہ ایسے ہیں کہ ان کی طرف کسی کو التفات بھی نہیں ہوتا۔ اس نوعیت کے بے شمار گناہوں میں ہم مبتلا ہو کر غضبِ الٰہی کے مستحق ہو رہے ہیں۔ یہاں صرف دو گناہوں کا ذکر کرتا ہوں ان میں سے ایک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ترک کر دینا ہے۔ ترمذی شریف میں ہے۔

"عن حذیفة رضی اللّٰه عنه ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال: والذی نفسی بیده لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنکر اولیوشکن اللّٰه ان یبعث علیکم عذابا من عنده ثم لتدعنه ولا یستجاب لکم" (مشکوٰۃ ص ۴۳۶)

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تمہیں نیکی کا حکم کرنا ہوگا اور برائی سے روکنا ہوگا، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیجیں، پھر تم اس سے دعائیں کرو اور تمہاری دعائیں بھی نہ سنی جائیں۔"

ایک اور حدیث میں ہے۔

"ان الناس اذا رأوا منکراً فلم یغیروه یوشک ان یعمهم اللّٰه بعقابه" (مشکوٰۃ ص ۴۳۶)

"لوگ جب برائی کو ہوتا ہوا دیکھیں اور اس کی اصلاح نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عذاب عام نازل کر دیں۔"

اپنے گرد و پیش کے حالات پر نظر ڈال کر دیکھئے کہ کیا ہم انفرادی و اجتماعی طور پر اس جرم میں مبتلا نہیں؟ ہمارے ذاتی مفادات کو اگر ذرا بھی ٹھیس لگتی ہے تو ہم سراپا احتجاج بن جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے سامنے احکامِ الٰہیہ کو کھلے بندوں توڑا جاتا ہے۔ فواحش و بے حیائی کے پھیلانے کی ہر چار سو کوششیں ہو رہی ہیں۔ دین کے قطعی فرائض و شعار کو مٹایا جا رہا ہے اور رَا ہوا و بدعات کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ لیکن اس صورتِ حال کی اصلاح کیلئے کوئی کوشش نہیں ہو رہی۔ اس کے نتیجہ میں اگر ہم عذابِ عام کی لپیٹ میں آ رہے ہوں تو اس میں قصور کس کا ہے؟

دوسرا گناہ جس میں تاسیسِ پاکستان سے لے کر آج تک ہم لوگ مبتلا ہیں، وہ مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کی توہین و تذلیل ہے۔ تحریکِ پاکستان کے دوران حضرت اقدس شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ اور ان کے رفقاء کی جس قدر توہین و تذلیل روا رکھی گئی اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد یہ سیاسی اختلاف ختم ہو چکا تھا' ہونا یہ چاہیئے تھا کہ اس کے بعد ان اکابر کی توہین و تذلیل کا سلسلہ بند کر دیا جاتا ہے اور تحریکِ پاکستان کے دوران جو کوتاہیاں ہو چکی تھیں ان کی تلافی کی جاتی، لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ ان بزرگوں پر سب و شتم کا سلسلہ بدستور جاری رہا بلکہ اعلیٰ سطحوں پر مُلّا کے خلاف زہر چکانی شروع کر دی گئی اور مُلّا اور مُلّائیت کے خلاف ایک مستقل تحریک کا آغاز کر دیا گیا حالانکہ غریب مُلّا کا قصور صرف یہ تھا کہ ملک و ملّت کو اسلام کی شاہراہ پر ڈالنا چاہتا تھا۔ جس ملک میں مقبولانِ الٰہی کی پوستین دری کی جاتی ہو اور جس میں دین اور اہلِ دین کی تضحیک و تذلیل کو ترقی پسندی کی علامت سمجھا جاتا ہو وہ غضبِ الٰہی کا نشانہ بننے سے نہیں بچ سکتا۔

حضرتِ اقدس شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہٗ اس کو بڑی شدت سے محسوس فرماتے تھے اور بار بار اس کی طرف متوجہ فرماتے رہے۔ حضرتؒ نے اپنی وفات سے چھ مہینے پہلے اپریل ۷۷ء میں جو اداریہ تحریر فرمایا تھا۔ اس کا ایک اقتباس یہاں نقل کرتا ہوں۔

"اب کچھ ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ شاید حق تعالیٰ اس قوم سے ناراض ہے اور اس کے غضب کے آثار نمایاں ہونے لگے ہیں اور شدید خطرہ ہو گیا کہ اس کا حشر بھی ان برباد شدہ ملکوں جیسا نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔ انتخابات کی ہنگامہ آرائی شروع ہوئی، خدا خدا کر کے وہ ہنگامہ ختم ہوا۔ لیکن اس ہنگامہ آرائی نے ایک ایسی خطرناک ہنگامہ آرائی کا بیج ڈال دیا کہ نہ معلوم اس کی عاقبت کیا ہوگی اور اس مبتدا کی خبر کیا ہوگی؟ اعداءِ اسلام پاکستان پر نظر جمائے ہوئے ہیں وہ یہاں کٹھ پتلی حکومت کے خواہش مند ہیں اگر بالفرض کوئی صالح دینی قیادت ابھرتی نظر آتی ہے تو انہیں اس کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے اور الکفر ملة واحدة (تمام کفر ایک ملّت ہے) کے مصداق آپس کے اختلافات کو ختم کر کے اس کے خلاف سب اعداءِ اسلام متفق ہو جاتے ہیں اور جو بھی غیر دینی قیادت ہو اس کو لبیک کہتے ہیں۔"

بہر حال موجودہ صورتِ حال ایک طرف انتہائی دردناک ہے اور شدید خطرہ ہے کہ ملک میں بدامنی اور بے اطمینانی کا دور شروع ہو کر خون

ریزی شروع نہ ہوجائے اور وہ دردناک دور شروع نہ ہوجائے جس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ دوسری طرف اصلاح انتہائی مایوس کن ہے اس لیے کہ گزشتہ تیس سالہ تجربات نے اصلاح کی صورت سے مایوس بنادیا ہے۔ موجودہ صورت کا علاج ہماری نگاہ میں حسبِ ذیل ہے۔

الف: تمام اُمتِ اسلامیہ پاکستان کے باشندے یوم توبہ وانابت منائیں، انفرادی واجتماعی طور پر "یوم توبہ" مقرر کرکے صلاۃ الحاجۃ پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں کہ!

"اے اللہ! ہم گناہ گار اور بدکار ہیں اور ہم اپنے گناہوں اور تقصیرات سے توبہ کرتے ہیں ہمیں معاف فرما اور اس غضب آلود زندگی سے نجات عطا فرماکر رحمت انگیز حیاتِ طیبہ نصیب فرما، اور اس ملک و قوم پر رحم فرماکر صالح قیادت ہمیں نصیب فرما، اور جو بزرگوں کو ہم نے گالیاں دی ہیں اور ان کی توہین کی ہے اور تیرے اولیاء صالحین و اتقیاء اُمت کی توہین و تحقیر کی ہے ہمیں معاف فرما اور آج بھی جن کی پاکیزہ روحوں کو ایذا دیتے ہیں اے اللہ ہمیں معاف فرما۔ اور اے اللہ پورے ۳۰ سال پاکستان کے بیت گئے اس دوران ہم نے جو بداعمالیاں کی ہیں اور تیرے غضب کو دعوت دینے والی جو زندگی اختیار کی ہے ہمیں معاف فرما اور اصلاح و تقویٰ کی زندگی عطا فرما اور ہمیں اپنی رحمت کاملہ کا مستحق بنا۔"

الغرض ایک بات تو یہ ہے کہ اس طرح انفرادی و اجتماعی توبہ کرکے سابقہ زندگی پر ندامت کے ساتھ آئندہ صالح زندگی کا عزم کیا جائے۔

ب: اُمتِ اسلامیہ پاکستان کے خواص و عوام دعوت و اصلاح کی طرف توجہ کریں اور اُمت کی اصلاح کی علمی و عملی تدابیر اختیار کریں۔ اور آج کل تبلیغی جماعت کے طرز پر عموم کے ساتھ اس کی اصلاح کی تدبیروں میں لگ جائیں اور دینی فضا پیدا کرنے کی محنت کریں اور ہر شخص اپنی صلاحیت و فرصت کے مطابق ہمت و توجہ کرے۔" (بینات اپریل ۷۷ء)

اور اپنے آخری اداریہ میں حضرت رحمۃ اللہ نے تحریر فرمایا!

"ہم نے 'بینات' کے صفحات پر بارہا ان حقائق کا واشگاف اظہار کیا ہے کہ خدا کے لیے اس ملک پر رحم کرو اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے والی زندگی سے توبہ کرو۔ موجودہ صورتِ حال اور دردناک حالات ہماری شامتِ اعمال کے نتائج ہیں جن کے ذریعہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے محروم ہوگئے۔ نہ جان محفوظ، نہ آبرو محفوظ، اور نہ مال محفوظ۔ بجائے روزافزوں ترقی کے روزافزوں قعرِ مذلت میں گرتے جا رہے ہیں۔ بہرحال اس وقت اس کی ضرورت ہے کہ ہمارے واعظین اور خطباء و مقررین ان حقائق کو اُمت کے کانوں تک پہنچائیں اور ہمارے اخبارات و مجلات، ریڈیو ٹیلی ویژن وغیرہ ذرائع نشر و اشاعت سے ان حقائق کو واضح کرائیں اور صحیح اسلامی معاشرت سے زندگی کے ثمرات و نتائج سے روشناس کرائیں اور اسلامی حکومتیں جن خطرناک غلطیوں سے دنیا کے صفحے سے مٹ گئی ہیں ان کی عبرتناک داستانیں سُنائیں اور بتلائیں کہ مسلمانوں پر من حیث القوم خدا فراموش زندگی کبھی راست نہیں آئی اور ظلم و کبر اور بربریت کے ساتھ کوئی حکمران بھی اس کے برے عواقب سے بچ نہیں سکتا اور حق تعالیٰ کی حکمت و مصلحت سے آخرت سے پہلے ہی ان مجرموں کو دنیا میں بھی سزا مل جاتی ہے۔ آخر پاکستان کے اندر ہی کیا کوئی مرقعِ عبرت نہیں؟ آخر سکندر مرزا، غلام محمد اور ایوب خان کا حشر کیا ہوا؟ اور قائدِ عوام کا حشر اب دنیا دیکھ رہی ہے اور مزید دیکھے گی! ان دو گناہوں کے علاوہ نعمتِ اسلام کی جس قدر بے قدری و بے اعتنائی کی گئی اور نفاذِ اسلام کے سلسلہ میں جو منافقانہ کردار ادا کیا گیا وہ بجائے خود غضبِ الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ الغرض جب تک ان گناہوں سے (اور ان کے علاوہ بقیہ تمام گناہوں سے) توبہ نہیں کی جاتی جب تک انابت الی اللہ کا راستہ اختیار نہیں کیا جاتا اصلاحِ احوال کی کوئی توقع نہیں۔ مصلحین اُمت اور زعمائے ملت کا فرض ہے کہ وہ فوری طور پر اس طرف متوجہ ہوں۔ حق تعالیٰ شانہٗ ہم پر رحم فرمائیں۔

اللّٰھم انا نعوذ برضاک من غضبک، وبمعافاتک من عقوبتک، ونعوذ بک منک، لانحصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔ اللّٰھم انا نعوذ بک من درک الشقاء، سوء القضاء وشماتۃ الاعداء۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ صفوۃ البریۃ وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین الیٰ یوم الدین۔

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

جناب آقائے نامدار محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے کامل ترین صفات پر پیدا فرمایا۔ طرح طرح کے کمالات وفضائل آپؐ کی ذات گرامی میں ودیعت فرمائے آپ کو ظاہر وباطن دونوں میں اس درجہ بلندی عنایت فرمائی کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ ظاہری اور محسوس ومشاہد صفات کی ندرت کا اندازہ تو حضرت جابرؓ کی اس روایت سے فرمائیں۔ کہ سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) جس راستے سے گذر جاتے تھے۔ بعد میں کوئی اس راستہ پر چلتا تو یہ ضرور معلوم کر لیتا کہ آپؐ کا اس راستے سے گذر ہوا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص قسم کی مہک عطا فرمائی تھی۔ وہ محسوس ہوتی تھی۔ یعنی اس راستے میں خوشبو مہکتی جس سے آپ تشریف لے جاتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ فحش گو تھے اور نہ لعن طعن کی عادت تھی۔ جب خفا ہوتے تو عربی کا ایک محاورہ استعمال فرمایا کرتے تھے (جس کا ترجمہ) اسے کیا ہوا! اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔ آپ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہ لیا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے مصافحہ فرمایا کرتے تھے تو اپنا دست مبارک اس کے ہاتھ سے نہ نکالتے تھے حتیٰ کہ وہی اپنا ہاتھ ڈھیلا کر دے، کبھی ایسا نہیں دیکھا گیا۔ کہ آپؐ اپنے ساتھی کے آگے اپنے گھٹنے بڑھا کر رکھیں۔

آپ نہایت درجہ پاکیزہ عادات وخصائل کے مالک تھے۔ آپؐ کی طرح پاکیزہ عادات وخصائل کسی اور کو عنایت نہیں کیں گئیں۔ آپؐ کو زندگی میں جس جس سے واسطہ پڑا وہ آپؐ کے بلند اخلاق اور بہترین صفات سے ضرور متاثر ہوا ہے۔ آپؐ نے ہر شخص کے ساتھ اس کے شایان شان نہیں بلکہ اپنے شایان شان برتاؤ فرمایا۔ کفار اور حاسدین کی بات الگ ہے۔ ویسے آپ نے ہر شخص کو خوش رکھا ہے۔ آپ کی ذات اقدس میں عمدہ اوصاف حمیدہ اور کمالات تھے۔ جو کسی انسان میں آج تک جمع نہیں ہوئے

صاحب احیا نے لکھا ہے کہ حضورؐ کے وصال کے بعد حضرت عمرؓ رو رہے۔ اور یوں کہہ رہے تھے۔ یا رسول اللہ! مرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ ایک کھجور کا تنا جس پر سہارا لگا کر آپ منبر بننے سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر جب منبر بن گیا۔ اور آپؐ اس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنہ آپ کے فراق کی وجہ سے رونا لگا۔ پھر جب آپؐ نے دست مبارک اس پر رکھا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ یا رسول اللہ آپؐ کی امت آپؐ کے فراق سے رونے کی

تحریر: محمد اقبال حیدرآباد

زیادہ مستحق ہے۔ بنسبت اس تنے کے (یعنی امت آپؐ کے فراق میں رونے کی زیادہ مستحق ہے) یا رسول اللہ! مرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ کا عالی مرتبہ اللہ کے نزدیک اس قدر اونچا ہے۔ کہ اس نے آپؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ جس نے رسول کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ یا رسول اللہ مرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اتنی اونچی ہوئی کہ آپؐ سے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرما دی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔ عفا اللہ عنک لم اذنت لھم۔ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے تم نے ان منافقوں کو جانے کی اجازت دی ہی کیوں؟ یا رسول اللہ! مرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ کا علو شان اللہ کے نزدیک ایسا ہے کہ آپؐ اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں آئے۔ لیکن انبیاؑ کی میثاق میں آپؐ کا سب سے پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا۔

واذ اخذنا من النبیین میثاقھم و منک ومن نوح وابراھیم۔

یا رسول اللہ مرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ فضیلت کا اللہ کے یہاں یہ حال ہے کہ کافر جہنم میں پڑے ہوئے اس کی تمنا کریں گے کہ کاش آپؐ کی اطاعت کرتے اور کہیں گے۔

یالیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسولا

یا رسول اللہ مرے ماں باپ آپؐ پر قربان اگر حضرت موسیٰؑ کو اللہ جل شانہ نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ پتھر سے نہریں نکال دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی انگلیوں سے پانی جاری کر دیا۔ یا رسول اللہ مرے ماں باپ آپؐ پر قربان اگر حضرت سلیمانؑ کو ہوا صبح کے وقت میں ایک مہینہ کی مسافت طے کرا دے تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ آپؐ کا براق رات کے وقت آپؐ کو ساتویں آسمان سے پرے لے جائے۔ اور صبح کے وقت مکہ مکرمہ واپس آجائیں صلی اللہ علیک اللہ تعالیٰ ہی آپؐ پر درود بھیجے۔ یا رسول اللہ مرے ماں باپ آپؐ پر قربان اگر حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ وہ مردوں کو زندہ کر دیں تو یہ اس سے عجیب نہیں۔ کہ ایک بکری جس کے گوشت کے ٹکڑے آگ میں بھون دیئے گئے ہوں۔ وہ آپؐ سے یہ درخواست کرے کہ آپؐ مجھے نہ کھائیں۔ اس لئے کہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے۔ یا رسول اللہ مرے ماں باپ آپؐ پر قربان حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کے لئے یہ ارشاد فرمایا

رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا: اے رب کافروں میں سے زمین پر بسنے والا ایک نہ چھوڑ۔ اگر آپؐ بھی ہمارے لئے بددعا کرتے تو ہم میں سے ایک بھی باقی نہ بچتا۔ بیشک کافروں نے آپؐ کی پشت مبارک کو روندا۔ آپؐ کے

چہرہ مبارک کو خون آلود کیا۔ آپ کے دندان مبارک کو شہید کیا۔ اور آپ نے بجائے بددعا کے یوں ارشاد فرمایا: اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون اے اللہ میری قوم کو معاف فرما کہ یہ لوگ جانتے نہیں۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی عمر کے بہت تھوڑے حصے میں (نبوت کے ۲۳ سال ہی ملے) اتنا بڑا مجمع آپ پر ایمان لایا کہ حضرت نوحؑ کی طویل عمر میں (ایک ہزار برس) میں اتنے آدمی مسلمان نہ ہوئے۔ اگر حجۃ الوداع میں ایک لاکھ ۲۴ ہزار صحابہ تھے۔ اور جو لوگ غائبانہ مسلمان ہوئے وہ حاضر نہ ہو سکے۔ انکی تعداد تو اللہ ہی کو معلوم ہے آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ (بخاری کی مشہور حدیث عرضت علی الامم میں ہے کہ حضورؐ نے اپنی امت کو اتنی کثیر دیکھا کہ جس نے سارے جہاں کو گھیر رکھا ہے) اور نوحؑ پر ایمان لانے والے بہت تھوڑے ہیں۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ اپنے ہمجنسوں ہی کے ساتھ نشست و برخاست فرماتے تو آپ ہمارے پاس کبھی نہ بیٹھتے اور اگر آپ اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے مگر اپنے ہی ہمسروں کو تو ہم میں سے کسی کو بھی اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے۔ بے شک آپ نے ہمیں اپنے پاس بٹھایا۔ ہماری عورتوں سے نکاح کیا۔ ہمیں اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔ بالوں کے کپڑے پہنے، گدھے پر سواری فرمائی۔ اور اپنے پیچھے دوسروں کو بٹھایا۔ اور زمین پر (دسترخوان بچھا کر) کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹا۔ اور یہ سب امور آپ نے تواضع کے طور پر اختیار فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہی آپ پر درود و سلام بھیجے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

چار یارؓ سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ کی نظر میں

قاضی محمد اسرائیل ۔ مانسہرہ

کاتب وحی امیرالمومنین حضرت سیدنا امیر معاویہؓ نے حضرت مفسر قرآن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے چار یارؓ کے اوصاف حمیدہ کے متعلق سوال کیا تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ہر ایک کے اوصاف حمیدہ کو بڑے عمدہ انداز میں بیان فرمایا حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرماتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ

حضرت ابوبکرؓ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ خدا کی قسم! وہ قرآن کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ کجی سے دور فحش سے بے خبر۔ بری باتوں سے منع فرمانے والے۔ دین کے عارف۔ اللہ سے خائف۔ ساری رات عبادت کرنے والے۔ سارے دن روزہ رکھنے والے۔ دنیا سے محفوظ۔ مخلوق کے ساتھ انصاف پر پختہ عزم رکھنے والے۔ اچھی بات کا حکم دینے والے۔ بھلائی کی طرف رجوع کرنے والے ہر حالت میں شکرگزار۔ صبح و شام اللہ کا ذکر کرنے والے اور اپنے نفس کی اصلاح میں سخت گیر تھے۔ اپنے ساتھیوں پر پرہیزگاری میانہ روی۔ عفت۔ زہد۔ بھلائی۔ دنیا سے اپنی حفاظت۔ اللہ کی دی ہوئی چیز پر صبر وغیرہ صفات میں فوقیت لے گئے تھے۔ جو آپ پر عیب لگائے۔ خدا اس پر قیامت تک لعنت نازل کرے

حضرت عمر فاروقؓ

اللہ تعالیٰ ابوحفصؓ پر رحم فرمائے۔ خدا کی قسم! وہ اسلام کے مددگار یتیموں کی جائے پناہ۔ ایمان کا محل کمزوروں کا ٹھکانہ مسلمانوں کا مرکز۔ مخلوق خدا کے لئے قلعہ اور لوگوں کے مددگار تھے۔ بڑے صبر اور نیک نیتی کے ساتھ حق اللہ کو لے کر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ اللہ نے دین کو غلبہ دیا۔ شہر اور ملک فتح ہوئے اطراف عالم میں اور پانیوں کے کنارے اور ٹیلوں اور میدانوں اور جنگلوں میں اللہ پاک کا ذکر ہونے لگا۔ فحش باتوں کا مقابلہ وقار کے ساتھ کرتے تھے۔ فراخی و تنگی ہر حالت میں شکرگزار رہتے اور ہر وقت و ہر گھڑی اللہ کا ذکر کرتے جو آپ سے بغض رکھے خدا ان پر قیامت تک لعنت نازل کرے۔

حضرت عثمان ذوالنورینؓ

اللہ پاک ابوعمروؓ پر رحم فرمائے۔ خدا کی قسم! خاندان میں سب سے بزرگ۔ بھلے لوگوں سے زیادہ محبت کرنے والے۔ مجاہدین میں زیادہ صبر کرنے والے صبح تک تہجد پڑھنے والے۔ اور اللہ کے ذکر کے وقت بہت زیادہ رونے والے تھے۔ شب و روز مقصد اصلی کے دھن میں لگے رہتے۔ ہر بھلے کام کے لئے تیار۔ نجات دینے والی باتوں میں کوشاں اور ہر مہلکات اخروی سے بھاگنے والے تھے۔ جیش عسرہ کو انھوں نے سامان دیا۔ بئر رومہ کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لئے خرید کر وقف کیا۔ جناب رسول آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہوئے یکے بعد دیگرے آپ کی دو صاحبزادیوں سے شادی کی۔ پس جو حضرت عثمان غنیؓ کو برا جانے اللہ پاک اس کو تا قیام قیامت پشیمانی میں مبتلا رکھے۔

حضرت علی المرتضیٰؓ

اللہ پاک ابوالحسنؓ پر رحم فرمائے۔ خدا کی قسم!

وہ ہدایت کا جھنڈا۔ تقویٰ کا غار۔ عقل کا محل۔ حسن کا مجلہ تھے۔ رات کی تاریکیوں میں چلنے والوں کے لئے نور تھے۔ بڑے کشادہ راستے (دین حق) کی طرف بلانے والے تھے جو کچھ پہلے صحیفوں میں آیا ہے اس کے عالم۔ وعظ و نصیحت کے ساتھ دائم و قائم اسباب ہدایت کے ساتھ چمٹنے والے۔ اور ظلم و اذیت کے تارک تھے۔ ہلاکت کی راہوں سے برطرف تھے۔ ایمان لانے والے اور پرہیزگار لوگوں میں بہترین تھے۔ ہر گزیدہ اور چادر پہننے والے کے سردار اور حج اور سعی کرنے والوں میں سے افضل تھے ہر عدل و مساوات کرنے والے سے زیادہ جواں مرد تھے اور علاوہ محمد مصطفےٰ و دیگر انبیاء کے دنیا بھر سے زیادہ آپ خطیب تھے آپ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے بیت المقدس اور بیت اللہ کی طرف نمازیں پڑھیں اور آپ نے خیر النساء عالم حضرت فاطمہؓ سے شادی کی۔ حضورؐ کے دونواسوں کے آپ والد تھے۔ نہ تو میں نے ان جیسا کسی کو دیکھا اور نہ میری آنکھیں ان جیسا قیامت تک دیکھیں گی جو حضرت علیؓ پر لعنت بھیجے اس پر اللہ اور اللہ کے بندوں کی قیامت تک لعنت ہو۔ (حیاۃ الصحابہؓ وغیرہ کتب) سچ کہا ابن عباس نے وہ اسی طرح تھے۔ ہم بھی حضرت ابن عباسؓ کی بددعا پر آمین کہتے ہیں کہ اے اللہ جو لوگ تیرے نبیؐ کے ان جاں نثاروں کو برا کہتے ہیں ان پر تو لعنت نازل فرما آمین۔

بنو قریظہ کی عہد شکنی اور اُن کی سزا

منظور احمد شاہ آسی، مانسہرہ

جب مدینہ طیبہ پر لشکر کفار نے مسلح و منظم ہو کر حملہ کیا تو مدینہ میں چونکہ یہودی قبیلہ بنو قریظہ بھی اس وقت آباد تھا۔ اور اس معاہدے کی رو سے بنو قریظہ کا فرض بنتا تھا جو میثاق مدینہ کے نام سے مشہور ہے۔ جس معاہدے میں یہودی قبائل بھی شامل تھے اس کی بعض شقیں یہ تھیں۔

۱۔ یہود اور مسلمان باہم دوستانہ برتاؤ رکھیں گے

۲۔ یہود یا مسلمانوں کو کسی سے لڑائی پیش آئے گی تو وہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

۳۔ کوئی فریق قریش کو امان نہ دے گا۔

۴۔ مدینہ پر کوئی حملہ ہوگا۔ تو دونوں فریق شریک یکدگر ہوں گے۔

بنو قریظہ کا حق یہ تھا کہ وہ اس مشکل اور نازک وقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیتے اور کفار مکہ کا مقابلہ کرتے اور مسلمانوں کو افرادی قوت اور اسلحہ سے طاقت فراہم کرتے الٹا مسلمانوں سے عہد شکنی کی یہودی قبیلہ بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب (ام المومنین حضرت صفیہؓ کے باپ) کے اکسانے سے بغاوت کردی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ہوئی تو آپ نے قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ اور قبیلہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہؓ کو بھیجا کہ بنو قریظہ کے سردار کعب بن اسد کو سمجھائیں اور میثاق مدینہ یاد دلائیں اور یہ بھی فرمایا کہ اگر یہ سچ ہو کہ واقعی مدینہ کے یہودیوں نے بغاوت کر دی ہے۔ تو صحابہ کے سامنے آکر اس کا اعلان گول مول انداز میں کریں۔ تاکہ صحابہ پریشان نہ ہوں اور دل شکستہ نہ ہوں اور اگر یہ واقعہ غلط ثابت ہو تو پھر تفصیل کے ساتھ عام صحابہ کے سامنے بیان کریں۔ تاکہ ان کے دل اور مضبوط ہوں چنانچہ یہ دونوں انصار کے سردار جب بنو قریظہ کے سردار کعب بن اسد کے پاس پہنچے اور معاہدہ یاد دلایا تو یہودی سردار نے اکڑ کر کہا کہ کیسا معاہدہ کونسا وعدہ جاؤ ہم کسی وعدہ کے پابند نہیں ہیں۔ یہ دونوں صحابی واپس تشریف لائے اور آنحضرت سے سارا ماجرا بیان کر دیا۔ آپؐ کو یہودیوں کی یہ حرکت انتہائی ناگوار گزری مگر اس وقت خاموش رہے۔

جب کفار مکہ مدینہ کا محاصرہ اٹھا کر روانہ ہوگئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ اپنے اپنے گھروں کو جانے لگے تو حضرت جبرائیل امین ایک صحابی دحیہ بن خلیفہ کلبی کی شکل میں تشریف لائے اور عرض کی آپؐ نے ہتھیار اتار دیئے حالانکہ ہم فرشتوں نے نہیں اتارے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ اور آپ کو حکم دیا ہے کہ بنو قریظہ کو ان کی بدعہدی کی سزا دی جائے لہٰذا میں بنو قریظہ کے پاس جا رہا ہوں آپ فوراً وہاں پہنچیں یہ سنتے ہی آپ نے اعلان فرمایا کہ بنو قریظہ میں جا کر ہم نے عصر کی نماز ادا کرنی ہے لہٰذا تمام لشکر ادھر ہی روانہ ہوا اسلامی لشکر کی آمد کی اطلاع پا کر بنو قریظہ قلعہ بند ہو گئے حضور اکرمؐ نے ان کا محاصرہ کیا ۲۵ دن تک آپ نے ان کا محاصرہ جاری رکھا ادھر بنو قریظہ بھی محاصرے سے تنگ آچکے تھے۔ مسلمانوں سے لڑنے کی طاقت نہ تھی کعب بن اسد نے یہودیوں کو جمع کیا اور تین باتیں ان کے سامنے رکھیں۔

۱۔ تم سب کے سب مسلمان ہو جاؤ اور محمدؐ کے تابع ہو جاؤ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ حق پر ہیں اور ہماری کتاب تورات میں بھی ان کے بارے میں پیشگوئی موجود ہے اگر تم اسلام لے آؤ تو تمہاری جان و مال بھی محفوظ ہو جائے گا اور آخرت میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔

۲۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اپنی اولاد کو اور

عورتوں کو خود اپنے ہاتھوں سے قتل کردو اور پوری قوت سے مسلمانوں کا مقابلہ کرو یہاں تک کہ سب کے سب قتل ہوجاؤ یا فتح حاصل کرلو

۳۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہفتہ کے دن سب کے سب تیاری کرکے مسلمانوں پر حملہ بول دو مسلمانوں کو یہ پتہ ہے کہ ہفتہ کا دن یہود کا مقدس دن ہے وہ حملہ نہیں کریں گے۔ ہم بے خبری میں حملہ کردیں گے ہو سکتا ہے ہم کامیاب ہوجائیں۔ جب یہودیوں نے اپنے سردار کی یہ باتیں سن لیں تو کہا ہمارے مسلمان ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں۔

۲۔ عورتوں کو قتل کرنا بھی سراسر ظلم ہے انہیں کس جرم میں قتل کریں۔

۳۔ باقی ہفتہ کے دن حملہ کرنا یہ بھی ہماری شریعت اور کتاب کے خلاف ہے ہاں البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہم حضور اکرمؐ کے سامنے ہتھیار ڈال دیں انصار کے مشہور سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کا قبیلہ اوس جو فیصلہ کریں ہم کو منظور ہوگا۔ چونکہ بنو قریظہ اور قبیلہ اوس قدیم زمانے سے ایک دوسرے کے حلیف تھے۔ اور یہ نسبت عرب میں نسبی تعلق سے اہم سمجھا جاتا ہے بنو قریظہ کا خیال یہ تھا کہ جس طرح بنو نضیر وغیرہ کے خلاف نرم فیصلہ دیا گیا اور انہیں جلا وطن کیا گیا ایسی سزا ہمیں بھی مل جائے گی۔ اور پھر حضرت سعد بن معاذ تو ہمارے پرانے دوست ہیں وہ فیصلہ سخت نہیں دیں گے۔ چنانچہ بنو قریظہ کی درخواست حضور اکرمؐ نے قبول فرمائی اور حضرت سعد بن معاذؓ کو ان کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حکم دیا۔ حضرت سعد بن معاذ جو زخمی تھے انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ بنو قریظہ کے تمام نوجوان جو جنگ کے لائق ہیں ان کو قتل کیا جائے۔

۲۔ عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو قیدی بنالیا جائے اور ان کے مال واسباب کو مال غنیمت قرار دیا جائے۔ جب یہ فیصلہ ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد تم نے آسمانی کتاب تورات کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔ اس فیصلہ کے بعد جلد ہی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے چنانچہ تقریباً چھ سو بنو قریظہ کے نوجوان یہودیوں کو باری باری بلایا گیا اور ان کے سر یکے بعد دیگرے قلم کئے گئے اور یوں وہ اپنے انجام کو پہنچے اگر بنو قریظہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چھوڑتے تو ممکن تھا۔ کہ آپ حسب سابق نرم فیصلہ دے دیتے۔

مسعود الرحمٰن انصاری

سن ہجریؐ کی تاریخی حیثیت

جس طرح اقوام عالم میں ہر قوم اپنی علیحدہ تہذیب و تمدن زبان ادب اور ثقافت رکھتی ہے۔ بالکل اسی طرح وہ اپنا سن بھی رکھتی ہے۔ جیسے ہندوؤں کا بکری، اور عیسائیوں کا عیسوی سن وغیرہ۔

اسی طرح مسلمان قوم بھی ایک سن یعنی ہجری المقدس رکھتی ہے۔ جیسے خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروقؓ نے جاری فرمایا تھا۔ اور آج ہم نے اسے بالکل فراموش کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ ہماری ایک عظیم روایت ہے۔ اور قدیم یادگار ہے۔ انگریز کی صد سالہ غلامی نے جہاں ہمیں اپنے مذہب تہذیب و تمدن، زبان و ادب اور ثقافت سے بیگانہ کیا ہے۔ وہاں ہمیں اپنی عظیم روایت یعنی سن ہجری سے بھی بے نیاز کر دیا ہے۔ اور انگریز کی غلامی میں ہم اس قدر مست ہوئے کہ اپنے مذہب سے بیگانہ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے سن کو بھی بھلا بیٹھے اور عیسوی سن لکھنے کی رو میں ایسے بہے کہ ہمیں یہ بھی خیال نہ رہا کہ اس سن عیسوی کا آغاز عیسائیوں کے عقیدہ منحوس میں (نقل کفر کفر نباشد) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ نظریہ ہمارے عقیدہ اور قرآنی نصوص قطعیہ کے صریحاً خلاف ہے۔

سن ہجری کا آغاز

سیدنا عمر فاروقؓ کے زمانہ میں جب اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا۔ اور مسلسل بڑے بڑے واقعات پیش آنا شروع ہوئے۔ نیز حکومتی کام بہت زیادہ پھیل گیا۔ اور مرکز میں مواصلات اور مالیات کے دفاتر قائم ہوئے تو ایک باقاعدہ سن تاریخ کا مطالبہ ہر طرف سے شروع ہوا۔ ایک مرتبہ آپ کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا گیا کہ دوسری حکومتوں سے جو تحریریں آتی ہیں۔ ان پر ان کے سن اور تاریخ درج ہوتی ہیں۔ لیکن اسلامی سن نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ہاں عمل درآمد نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ پتہ نہیں چلتا کہ کون سی تحریر کب روانہ کی گئی۔ اور اس کے جواب اور تعمیل میں کتنی دیر لگی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ کس سن کتنی رقم وصول ہوئی۔ اور کتنی بقایا ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے خود ایک دفعہ فرمایا کہ خزانہ حکومت میں اب تک کافی مال جمع ہوچکا ہے۔ اور اب تک ہم نے جو تقسیم کیا ہے۔ وہ بغیر کسی وقت اور تاریخ کی قید کے دیا ہے۔ اس لئے کوئی ایسی صورت ہونی چاہیئے۔ جس سے یہ بات مقرر ہو جائے کہ کس کو کس وقت اور کس تاریخ کو مال دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد سیدنا فاروق اعظمؓ نے تاریخ مقرر کرنے کے لئے مجلس شوریٰ منعقد کی جس میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرامؓ نے شرکت فرمائی۔ آپ نے ان تمام صحابہ کرامؓ کے سامنے یہ بات رکھی۔ اور مشورہ طلب کیا۔ تو کسی نے رومیوں کے سن کو اختیار کرنے اور کسی نے ایرانیوں کے سن کو اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ مگر یہ مشورے قابل قبول نہ ہوئے اس کے بعد بالاتفاق یہ رائے ہوئی کہ اسلامی واقعات سے سن تاریخ مقرر کرنا زیادہ بہتر ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بھی مختلف مشورے سامنے آئے۔ کسی نے رائے دی کہ حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کی تاریخ مقرر کرنی چاہیئے۔ تو حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا آپ کی تاریخ رحلت مقرر کرنا آپ کی جسمانی جدائی کی یاد تازہ کرتا ہے۔ یہ ایک [illegible] درجہ [illegible] اس تاریخ کا تعین مشکل ہے۔ پھر کسی

نے آپ کی ولادت باسعادت کی تاریخ کا اور کسی نے آپ کو رسالت سے سرفراز ہونے کا مشورہ دیا لیکن یہ آراء بھی منظور نہ ہو سکی۔

آخر کار حضرت علیؓ کی رائے کو تمام صحابہؓ نے قبول فرمالیا۔ اور سیدنا فاروق اعظمؓ نے سن کی بنیاد حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے ہجرت والی تاریخ پر قائم فرمائی۔ جو کہ اب تک بدستور جاری ہے کیوں کہ ہجرت کا واقعہ بھی تاریخ کا وہ اہم ترین واقعہ ہے۔ کہ جس نے تاریخ کے موڑ کو بدلا اور دم توڑتی ہوئی انسانیت کو تازگی بخشی۔ یہ ایک پرانے عالم کے صفحہ ہستی سے مٹنے اور نئے عالم کے صفحہ ہستی پر وجود میں آنے کا وہ تاریخی سفر تھا جو اپنے قوت واستحکام کے لحاظ سے اس عالم کا ناقابل فراموش اور زندہ و جاوید واقعہ ہے۔ انسانی تاریخ نے اس عظیم الشان سفر میں عقیدہ وایمان صبر واستقامت، شجاعت و حوصلہ مندی کا وہ قیمتی راز دریافت کیا۔ جو اب تک دنیا کے لئے عقدہ لاینحل بنا ہوا تھا۔ اہل باطل کے سر ہمیشہ کے لئے جھک گئے۔ اور اہل حق کو فتح مبین حاصل ہوئی اسلام نے ہمیشہ کے لئے تاریخ پر اپنا نقش لازوال ثبت کیا۔ اور شیطان ہمیشہ کے لئے شکست کھا کر میدان سے بھاگ نکلا۔

نماز کی برکت سے دریا میں ڈوبنے سے بچ گیا

مرسلہ ——— مولانا محمد سعید خطیب جامع مسجد بلیک برن لندن

محمد بن احمد بن علی ابو نصر المروزی المتوفی ۴۸۴ھ فن قرأت کے امام تھے۔ اور اس فن میں انہوں نے کئی کتابیں تصنیف کی تھیں۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے بہت سفر بھی کئے۔

کسی سفر کا واقعہ ہے کہ وہ دریا میں ڈوبنے لگے۔ موجوں کے تھپیڑوں نے کبھی دریا کی تہہ میں پہنچا دیا اور کبھی اوپر کی طرف پھینک دیا۔ کافی پریشان ہوگئے۔ ایک مرتبہ ابھرے تو سورج کی طرف نظر کی معلوم ہوا کہ غروب ہوا چاہتا ہے اور ابھی تک عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ فوراً وضو کی نیت کر لی اور پانی کے اندر چلے گئے۔ اس مرتبہ جو اوپر آئے تو ایک تختہ بہتا ہوا آگیا۔ فوراً اس کو پکڑا اور اس پر چڑھ گئے اور نماز ادا کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وفادار اور فرمانبردار صالح بندے کو نماز کی برکت، فرمانبرداری اور نیک عمل میں کوشش کی بدولت ڈوبنے سے بچالیا اور صحیح سلامت کنارہ تک پہنچا دیا۔ قاری صاحب موصوف نے اس واقعہ کے بعد زمانہ تک زندگی پائی نوے سال سے زیادہ عرصہ تک زندہ رہ کر ۴۸۴ھ میں وفات پائی۔

(البدایہ والنہایہ صہ ۱۴۸ ج ۱۲ بحوالہ اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے)

سن ہجری کی اہمیت

مندرجہ بالا صفات وحقائق کی بناء پر ہجری سن کو ایک طرف شمسی یعنی عیسوی سن پر امتیاز حاصل ہے۔ دوسری طرف تاریخی حیثیت سے بھی اس کی ابتداء معتبر اور محقق روایات سے ثابت ہے۔ اس کے برعکس عیسوی سن کو ایسی معتبر تاریخی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے ہجری سن کو ایک طرف سنت کی حیثیت حاصل ہے۔ دوسری طرف شعائر اللہ کی تعظیم اور ان کو زندہ رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مثلاً بارہ ماہ کے شمار کا دارومدار بھی قمری حساب پر ہے۔ جیسا کہ سورت توبہ میں ارشاد خداوندی ہے۔

ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتب اللہ یوم خلق السموات والارض منھا اربعۃ حرم

قرآن کریم کی روشنی میں بھی معلوم ہوا کہ قمری حساب کا آغاز خداوند کریم کی پاکیزہ کتاب لوح محفوظ سے ہوا ہے۔ چنانچہ اسی سے ہی تو سن ہجری کی عظیم تر اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ ہجری حساب کی حیات خود مسلمان کی حیات ہے۔ علاوہ ازیں ہجری سن خط وکتابت اور دوسرے جملہ امور میں استعمال کرنا۔ سنت صحابہ کرامؓ ہے۔ جب کہ صحابہ کرامؓ کی پیروی ہمارے لئے نہایت ضروری امر ہے۔ جس کو ترک کر دینا۔ دنیا کی سب سے بڑی گمراہی ہے۔ افسوس کہ ہم صحابہ کرامؓ کی پیروی ترک کر کے راہ منزل کی جانب گامزن ہیں۔ ہماری آنکھیں ابھی تک بند ہیں۔ خدانخواستہ اگر یہی رفتار رہی تو گذشتہ قوموں کی طرح بقول کسے

ع ہماری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

دیکھنا یہ ہے کہ یہ حسی مسلمانان پاکستان کو کب تک چیلنج کرتی رہے گی۔ اور ہم کب اس بات کا ثبوت دیں گے کہ ہم بھی دنیا کی ایک مہذب قوم ہیں۔ اور ہماری بھی کچھ خصوصیات ہیں۔

محمد ممتاز اعوان کا تنظیمی دورۂ پنجاب

لاہور: ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے گزشتہ دنوں پنجاب کے مختلف اضلاع، خانیوال، ساہیوال اوکاڑہ، قصور اور لاہور کا تنظیمی دورہ کیا اور یوتھ فورس کے مقامی عہدیداروں سے ملاقاتیں کیں۔ اور انہیں ہدایات دیں کہ وہ تنظیمی کام کو زیادہ آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔ اپنے تنظیمی دوروں کے دوران محمد ممتاز اعوان نے جماعتی کارکردگی کا بھی جائزہ لیا۔

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص نامہ منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

یہ برطانیہ ہے

یورپی ممالک میں آزادی کا قانون، مخلوط تعلیم، جنسی آوارگی نے خود یورپی باشندوں کو کس قدر پریشان کیا ہے؟ اسے ملاحظہ فرمایئے! مانچسٹر ایوننگ نیوز اپنی اشاعت میں لکھتا ہے کہ: مانچسٹر کے محکمہ صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق مانچسٹر شہر کے ہسپتالوں میں جو بچے پیدا ہو رہے ہیں۔ ان میں نصف تعداد ناجائز بچوں کی ہے۔ اور یہ تعداد پورے ملک سے زیادہ ہے۔ مانچسٹر کے سنٹرل ہسپتال میں دو ہزار میں سے ۹۳۰ بچے ناجائز طور پر پیدا ہوئے۔ اور مانچسٹر کے جنوبی ہسپتال میں دو ہزار میں ۱۰۷۶ بچوں کی ولادت ناجائز تھی۔ رپورٹ کے مطابق ہر سال سات ہزار میں سے تین ہزار بچے حرامی ہوتے ہیں۔"

دنیا کا ہر عقل مند انسان اس سے واقف ہوگا۔ کہ ان ناجائز بچوں کی شرح میں یہ اضافہ آخر کس لئے ہے؟ وہ کونسی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے نوجوان لڑکیاں بن بیاہی مائیں بننے کا شرف حاصل کر رہی ہیں؟

افسوس تو اس بات کا ہے کہ یہی نام نہاد عاقل ان وجوہات پر پابندی لگانے کے مخالف ہیں۔ ہاں اگر کسی نے ان وجوہات کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی تو اسے "آزادی کا مخالف" قرار دے کر دقیانوسی خیالات کا حامل قرار دیا گیا۔ غور فرمایئے ان حالات میں شرح میں کمی ہو سکتی ہے؟

یہ نوجوان شرابی شراب خانہ خراب نے یورپی معاشرہ کو پوری طرح جکڑ لیا ہے۔ بوڑھے اور درمیانی عمر کے شرابیوں سے کہیں زیادہ نوجوان نسل شراب کی عادی بن چکی ہے صرف یہی نہیں بلکہ ان نوجوان شرابیوں کی شرارت سے شہر کے باشندے بھی پریشان ہیں۔ یہ نوجوان شرابی شراب کے نشے میں دھت ہو کر سڑکوں اور سواریوں پر بھی دنگا فساد کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں جس سے پولیس بھی تنگ ہے بگڑے ہوئے الگ پریشان پڑوسی اور والدین الگ سر پکڑے ہوئے نالاں ہیں۔ ایگزیٹر یونیورسٹی نے گذشتہ دنوں اٹھارہ ہزار نوجوان طلبہ کا سروے کیا۔ تو انہیں پتہ چلا کہ ۹۴ فیصد لڑکے اور ۹۵ فیصد لڑکیاں نہ صرف کثرت شراب کے عادی ہیں۔ بلکہ منشیات کا بھی کافی استعمال ہو رہا ہے۔ نائب وزیر تعلیم جارج بوچر نے دارالعلوم میں بتایا کہ طلبہ میں منشیات کا رجحان خطرناک حد تک پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ستر لاکھ پونڈ کے اخراجات سے نوجوانوں تک یہ پیغام پہنچائیں گے کہ وہ صحت مند رہیں اور اپنے آپ پر کنٹرول کریں۔" نائب برطانوی وزیر تعلیم کے ساتھ ساتھ برطانوی ججوں کی تنظیم کے ایک معتمد جج نے یہ تجویز

حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

پیش کردی کہ:

ایسے نوجوانوں کے لئے شراب خانوں کے دروازے بند کر دیئے جائیں۔ جو شراب کے نشے میں دھت ہو کر سڑکوں پر فساد مچاتے ہیں۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ دیگر جج اور حکام بھی اپنے خصوصی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ایسے شراب خانے اور شرابیوں کو بند کر دیا جائے مسٹر ڈیوڈ نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ آج سے ۵۰ سال قبل شہر کی گلی کوچے میں عورتیں آزادی کے ساتھ بلا خوف و خطر آجا سکتی تھیں۔ لیکن اب یہ حال ہو گیا ہے کہ شام کو گھر سے نکلنا مشکل ہو گیا ہے۔ ڈیوڈ نے شراب خانے کے مالکوں سے کہا ہے کہ ایسے نوجوانوں کا داخلہ بند کریں۔ اگر انہوں نے خلاف ورزی کی تو ان کا لائسنس بھی چھینا جا سکتا ہے اور قانون ان کی دوکانوں پر تالا لگا سکتا ہے۔

(مانچسٹر ایوننگ نیوز)

برطانوی اولاد کو تباہ کرنے کا طریقہ

اولاد کی دینی و دنیوی ترقی میں والدین کی توجہ کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ اگر والدین اپنی اس ذمہ داری کو محسوس کریں۔ تو اولاد کی تربیت صحیح نہج پر ہوتی ہے۔ بصورت دیگر اولاد ناکارہ و آوارہ بن کر گھر گھر گلی گلی ماں باپ کا نام روشن کرتے ہیں۔ بعض بہی اولاد معاشرہ کی تباہی و بگاڑ کا سبب بن جاتے ہیں۔ برطانیہ اور یورپی ممالک جیسے مادر پدر آزاد ممالک کے نوجوانوں کا تقریباً یہی حال ہے۔ والد صاحب کو اپنے کام کاج سے فرصت نہیں والدہ صاحبہ کو اپنے فیشن اور آرائش سے ایک منٹ کے لئے نظر ہٹانا گوارہ نہیں۔ اولاد آخر کیا کرے کہاں جائے! نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس بے توجہی اور لاپرواہی میں وہ آوارگی کو ترجیح دیتا ہے۔ بری صحبت اس پر سونے کا سہاگہ کا کام دیتی ہے۔ اور یہی معصوم اولاد چند روز میں چوری، فساد، شرابی، اور معاشرہ کی بربادی کا سبب بن جاتی ہے۔ شہر کے شرفا اس طوفان بدتمیزی سے عاجز ہیں۔ پولیس کو خبر کی جاتی ہے تو وہ نابالغ ہونے کے سبب پولیس کی گرفت سے نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ سکول کے طلبا اساتذہ کی مرمت کرتے ہوئے شرماتے نہیں، کلاسوں میں شور و غل کرنا، فرنیچر توڑنا، نقصان کرنا، ایک فیشن کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ گذشتہ دنوں اساتذہ کی یونین نے ایک تجویز پیش کرتے ہوئے اس تباہ کن سیلاب کو روکنے کی کوشش کی۔ اور قرارداد پیش کی۔ کہ اگر کسی نے یہ حرکت کی تو اس کی ذمہ داری والدین پر رکھی جائے۔ تاکہ والد مالی جرمانے کے بوجھ کی بناء پر اپنی ذمہ داری محسوس کریں۔ اور اس کا مؤثر حل ہو سکے۔ چند دنوں کے بعد وزارت داخلہ کے مسٹر جان نے برطانوی والدین کو خبردار کیا ہے عنقریب نابالغ مجرموں کا حامی اسیر ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ جرائم کا ارتکاب کرنے والوں میں سب سے زیادہ تعداد ۱۵ سالہ نوجوانوں کی ہے۔ جب کہ ۱۹۸۷ء میں دس سال کی عمر کے بچوں نے چھ ہزار جرم کئے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے چھوٹے مجرم کل کے بڑے مجرم بن کر قید ہو جائیں

گے۔ جن سے پہلے ہی برطانوی جیل خانے پُر ہیں۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ اس کے ذمہ دار والدین ہوں گے یعنی والدین کو جرمانے ادا کرنے پڑیں گے۔"

ہمارا خیال ہے کہ وزارت داخلہ اس موضوع پر کام شروع کردے۔ اور والدین کے سر پر مالی بوجھ ڈال دے تو بہت اُمید ہے کہ بے قابو اولاد فوراً گرفت میں آجائے گی۔ برطانوی والدین اس بات کو کبھی برداشت نہیں کریں گے کہ ان کی محنت اور خون پسینے کی کمائی ان کی اولاد اس طرح ختم کرادے۔ مجبوراً وہ اپنے بچوں کو کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کریں گے۔

ذکری پھر سر اٹھا رہے ہیں

تحریر: مولانا مفتی احتشام الحق صاحب آسیا آبادی۔

قادیانیوں اور کمیونسٹوں کے مشترکہ اشارے پر آج کل ذکری مذہب پھر سر اٹھا رہا ہے۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۶ء میں ذکریوں نے کمیونسٹوں کے اشارے پر مرغوتی زامران ضلع تربت کے ایک مسجد پر بم بلاسٹنگ کی تھی، اتفاقاً اس مسجد میں تبلیغی جماعت آئی ہوئی تھی۔ جس کے نتیجے میں چھ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ بعد میں خود ذکریوں کو بھی احساس ہو گیا کہ ان کو غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ لیکن ذکریوں کی موجودہ قیادت اب دوبارہ قادیانیوں اور کمیونسٹوں کے آلۂ کار بن کر اشتعال انگیزیوں پر اتر آئی ہے۔

واضح ہو کہ ذکری مذہب کے پیروکار محمد مہدی اٹکی کو اپنا پیغمبر مانتے ہیں اور اسی کے نام کا کلمہ بھی پڑھتے ہیں۔ ان کا کلمہ یوں ہے لا الٰہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ۔ اس کے علاوہ ذکری اسلام کے تمام اصول پنجگانہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے بھی منکر ہیں ختم نبوت کے بھی منکر ہیں۔ وہ محمد اٹکی کو آخری نبی مانتے ہیں۔ ان کے عقیدہ کے مطابق نماز پڑھنا گناہ کبیرہ ہے اور بعض حلقوں میں وہ نماز پڑھنے کو کفر سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک نماز منسوخ ہو چکی ہے اور اب اس کے قائم مقام ذکر اللہ ہے۔ اسی طرح وہ حج بیت اللہ کے بھی منکر ہیں اور اس کے بدلے وہ تربت میں واقع کوہ مراد نامی پہاڑی کا طواف کرتے ہیں اور اسی کو حج تصور کرتے ہیں۔ کوہ مراد کے اطراف میں انھوں نے عرفات صفا و مروہ، آب زم زم، مزدلفہ، منیٰ وغیرہ بھی مقرر کئے ہیں۔

کعبۃ اللہ کی یہ توہین پاکستان کے شہر تربت میں کوہ مراد پر ہر سال ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں سابقہ حکومتوں کو بار بار کہا گیا مگر تا حال کوئی مناسب قدم نہیں اٹھایا گیا ہے حالانکہ ذکریوں کا کفر قادیانیوں سے بھی زیادہ واضح ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا جائے۔ جیسا کہ وہ سابقہ خوانین قلات کے زمانے سے ہی غیر مسلم مانے گئے ہیں، اگر ان کو فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیا گیا تو یہ مسئلہ سنگین نوعیت اختیار کر سکتا ہے۔ کیونکہ اب دوبارہ کمیونسٹ تحریک کے پیروکار قادیانیوں کی شہ پر اور اپنے مفاد کی خاطر ذکریوں کو ضرورت سے زیادہ متحرک کر رہے ہیں۔

اس کی ایک واضح مثال عید الاضحیٰ ۱۴۰۹ھ کے دوسرے دن بلیدہ ضلع تربت میں ان کا ایک جلسہ عام ہے۔ جس میں ایک ذکری کمیونسٹ سے تقریر کراتے ہوئے اسلام کے خلاف انتہائی نازیبا کلمات کہلائے گئے جن نعوذ باللہ اسلام کو رسوا مذہب اور بدمعاش مذہب کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے اس قسم کے نازیبا کلمات کسی بھی وقت تصادم کی صورت پیدا کر سکتے ہیں

اور یہ ذکریوں کے عقائد کے بارے میں جو باتیں لکھی گئی ہیں۔ ان کو تفصیل سے ذکریوں کی کتابوں کے حوالہ سے جاننے کے لئے ملک بھر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مراکز سے رابطہ قائم کرکے لٹریچر منگوایا جا سکتا ہے۔

عام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ذکریوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں اور اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پروانوں کے ساتھ تعاون کرکے حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ جس کے لئے کسی نئے آئین سازی کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ بلکہ قادیانیوں کے بارے میں نبی ہوئی شق میں دی گئی تفصیلات کے مطابق ذکری بلاشک و شبہ کافر قرار پاتے ہیں۔

جماعتی رفقاء و مجاہدین ختم نبوت سے
ایک ضروری اپیل

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اُمت نے جو گرانقدر قربانیاں دیں ان کی منتشر داستانیں حالات و واقعات عشق ختم نبوت کی بہاریں، ایمان پرور مبشرات و منذرات۔ ان سب کو جمع کرنے کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ دو اڑھائی صد صفحات پر مشتمل نئی کتاب عنقریب کتابت کے لئے کاتب کے سپرد کی جا رہی ہے اس سلسلہ میں آپ کوئی ایمان پرور واقعہ تحریر کرنا چاہیں تو ایک دو ہفتہ کے اندر اندر بھجوا سکتے ہیں اُمید ہے کہ تمام احباب فوری توجہ فرمائیں گے

والسلام

اللہ وسایا

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان، فون: ۴۰۹۷۸

چور کا سراغ

تحریر: علامہ طالوت ملتانیؒ

بنی امیہ کا دورِ حکومت ابھی ابھی ختم ہوا ہے اور بنی عباس اپنی حکومت کے استحکام کی کوششوں میں ہیں۔ ابوالعباس سفاح (بنو عباس کا پہلا خلیفہ) اپنا مختصر زمانہ امارت ختم کر کے اللہ کو پیارا ہو گیا اور اس کا بھائی منصور اب تخت خلافت پر بیٹھ کر داد انصاف وعدالت دے رہا ہے دارالخلافے میں بڑی بڑی گذرگاہوں پر اس نے کچھ ایسے چوبارے بنوائے جہاں بیٹھ کر وہ آنے جانے والوں کو دیکھ سکے۔ ایک دن وہاں بیٹھا ہوا اپنی عقابی نگاہوں سے بازار کا جائزہ لے رہا تھا۔ کہ ایک پریشان حال آدمی وہاں سے گذرا۔ تھوڑی دیر میں وہ مضطربانہ واپس ہوا۔ اور ابھی اس کی تصویر منصور کے دماغ میں ہی گھوم رہی تھی کہ وہ پریشانی کے عالم میں وہاں سے گذرا۔

منصور نے خادم کو بھیج کر اسے بلوالیا اور پوچھا تم کون ہو اور پریشانی کی حالت میں کیوں بار بار بازار کا چکر لگا رہے ہو؟

اس نے کہا ایک تاجر ہوں پچھلے دنوں مال تجارت لے کر فلاں جگہ گیا تھا۔ وہاں مجھے بہت نفع ہوا اور میں سالماً غانماً واپس گھر پہنچا۔ ابھی سفر کی کوفت بھی دور نہ ہوئی تھی کہ آج دفعتہً میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ جس قدر بھی مال و دولت تم لائے تھے۔ وہ گھر سے چوری ہو گیا ہے۔ اس کی پریشانی میں میں ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر پھر رہا ہوں میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا ہے کہ کیا کروں؟

منصور نے پوچھا گھر پر نقب لگا کے چور سامان لے گیا ہے؟

اس نے کہا کہ نہیں، نقب تو نقب کوئی اور بھی ایسا نشان نہیں جس سے چور کے متعلق کچھ معلوم ہو سکے

منصور نے کہا کہ یہ شادی تم نے کب سے کی؟

کوئی ایک سال ہوا۔ اس شخص نے جواب دیا

تمہاری بیوی شادی سے پہلے کنواری تھی یا بیوہ؟

منصور نے سوال کیا۔

اس نے کہا بیوہ تھی۔

جوان ہے یا عمر رسیدہ؟ منصور نے مزید سوال کرتے ہوئے کہا۔

جوان ہے تاجر نے مختصر جواب دیا۔

منصور نے اپنے خادم سے کہا کہ فلاں عطر کی شیشی لے آؤ۔ خادم نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور منصور نے وہ عطر اس آدمی کو دیتے ہوئے کہا، پریشانی کی کوئی بات نہیں یہ عطر لگاؤ۔ تمہارا مال جلدی مل جائے گا۔ اور اس عطر کے لگانے سے تمہاری ہر قسم کی پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔

وہ تاجر عطر کی شیشی لئے گھر پہنچا، بیوی نے عطر سونگھا تو اسے بہت پسند کیا اور کہا کہ یہ عطر تو بادشاہوں کے لگانے کا معلوم ہوتا ہے۔ عام بازاری عطر نہیں ہے تمہارے ہاتھ کہاں سے آیا؟

تاجر نے سارا قصہ کہہ سنایا، بیوی نے کہا کہ عطر سے بیشک غم والم اور اضطراب کو تسکین ملتی ہے۔ مگر ہمارا تو مال چوری ہو گیا۔ اور گھر لٹ گیا۔ جب تک ہمارا مال واپس نہ ملے اس وقت تک ہمارا اضطراب تو دور نہیں ہو سکتا۔

میاں نے کہا کہ سچ کہتی ہو، ہمارا غم کوئی ذہنی غم تو نہیں کہ عطر سے دور ہو جائے گا۔ ہمارے حسی، غم و اضطراب کی درستی کے لئے تو ہمارے مال کی واپسی ضروری ہے۔

پھر تم نے اس آدمی سے یہ کہا کیوں نہیں! جس نے تمہیں عطر دیا اور اضطراب کی دوری کا یہ انوکھا طریقہ بتلایا بیوی نے تیز لہجے میں کہا۔

میاں نے کہا بات یہ ہے کہ اس آدمی کی شخصیت کچھ ایسی مرعوب کن تھی کہ میں ان کے سامنے کچھ بول نہ سکا اور نہ وہاں اس قدر سوالات میرے ذہن میں پیدا ہوئے اب سوچتا ہوں تو حیرانی ہوتی ہے کہ آخر میں نے اس سے یہ سب باتیں کیوں نہ کہیں۔

بیوی نے کہا کہ پہلے نہیں پوچھی تھیں تو اب جا کے پوچھ آؤ کیا وہ جگہ بہت دور ہے؟

بہت دور تو نہیں میاں نے کہا۔

بیوی نے کہا کہ بہت دور نہیں تو ابھی جاؤ اور اس جادوگر سے پوچھو کہ عطر لگانے سے ہمارا غم کیونکر دور ہو گا۔

سادہ لوح میاں فوراً بازار کو واپس ہوا۔ مگر وہاں اسے عطر دینے والے آدمی کے متعلق کچھ معلوم نہ ہو سکا۔

اُدھر منصور نے عطر دے کر جب روانہ کیا تھا تو اپنے سی آئی ڈی کے دو آدمی اس کے پیچھے لگا دیئے تھے تاکہ اس کا گھر معلوم کر کے اس کے ناکوں پر نگرانی کرے اور اس آدمی کے سوا جس کسی سے بھی اس مخصوص عطر کی خوشبو محسوس کریں۔ اس کو گرفتار کر کے لے آئیں چنانچہ دوسرے روز ایک آدمی کو گرفتار کر کے منصور کے سامنے پیش کر دیا گیا۔

منصور نے اس سے پوچھا یہ نایاب عطر جس کی خوشبو سے تمہارا جسم اور لباس مہک رہا ہے کہاں سے تمہیں دستیاب ہوا۔ مگر وہ آدمی کچھ تسلی بخش جواب نہ دے سکا اور یونہی آئیں بائیں شائیں کر کے رہ گیا۔

منصور نے اسے ایک پولیس افسر کے حوالے کرتے ہوئے کہا: اگر یہ اتنے دینار اور اتنے درہم جس قدر مال اس تاجر کا چرایا گیا ہے، لا کر دے تو خیر ورنہ اسے ایک ہزار کوڑے لگائے جائیں۔

پولیس نے تھانے میں لے جا کر اسے ڈرایا دھمکایا تو اس نے کہا کہ آپ میرے محلے میں جا کر میری حیثیت پوچھیں میرے پاس بھلا اس قدر مال کہاں سے آ سکتا

ہے کہیں لا کر دوں البتہ میری حیثیت کے مطابق جو کچھ آپ مجھ پر تاوان لگائیں وہ ضرور ادا کروں گا۔

منصور کو اس کی اطلاع دی گئی تو اس نے اور زیادہ تشدد کا حکم دیا۔ تشدد بڑھا اور دھمکیوں کو جب عملی جامہ پہنایا جانے لگا تو اسے یقین ہو گیا۔ کہ اب بچ نہیں سکتا۔ وہ پولیس کو ساتھ لے کر اپنے مکان پر گیا اور مکان کے ایک کونے سے اس نے وہ سارا پوشیدہ خزانہ نکال کر حوالے کر دیا۔ مال جب منصور کے سامنے لایا گیا اور اسے تسلی ہو گئی کہ تاجر کی پائی پائی وصول ہو گئی ہے تو اس نے ملزم کو تو حوالۂ عدالت کرنے کا حکم دیا اور مال کے مالک تاجر کو بلوا بھیجا۔

تاجر کے گھر جب یہ پیغام پہنچا کہ امیر المومنین اسے بلا رہے ہیں، تو وہاں صف ماتم بچھ گئی۔ نقصان مایہ کے ساتھ اب انہیں شماتتِ ہمسایہ کا خوف بھی دامن گیر ہو گیا۔ تجارت کا نقصان پھر بھی قابل برداشت ہوتا ہے مگر عزت کے نقصان کو برداشت کر لینا بہت بڑے دل گردے کا کام ہے۔ اور بغیر کسی سابقہ جان پہچان و واقفیت کے امیر المومنین کا بلانا خالی از حکمت نہ تھا۔ تازہ تازہ امویوں کی حکومت کا خاتمہ اور ان کے خیر خواہوں کا ہر گوشے سے پکڑ پکڑ کر بلانا ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ تاجر کو خطرہ پیدا ہو گیا کہ کہیں کسی لگائی بجھائی سے اسے بھی بنی امیہ کا خیر خواہ نہ تصور کر لیا گیا ہو مگر اب ایسی بھی تو کوئی صورت باقی نہیں رہ گئی تھی کہ امیر المومنین کے پاس جانے سے انکار کر سکتا۔ قہر درویش برجان درویش وہ سپاہی کے ساتھ ہو لیا۔

یہ دربار پہنچا تو وہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ امیر المومنین منصور وہی عطر دینے والا مرعوب کن شخص تھا۔ تاجر نے بڑے ادب سے سلام کیا۔ منصور نے نہایت خندہ پیشانی سے سلام کا جواب دیا اور کہا: دیکھا ہمارے عطر کا کرشمہ

تاجر نے کہا امیر المومنین! آپ نے تو فرمایا تھا کہ اس عطر کو لگانے سے ہماری تسکین قلب کا سامان ہو جائے گا۔ مگر یہاں تو اضطراب بڑھنے کے علاوہ اب جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔

منصور نے پوچھا وہ کیسے؟

اس نے کہا: پہلے تو ہم اس بات پر کافی پریشان ہو گئے کہ صرف عطر لگانے سے ہمارا اطمینان کیسے واپس آئے گا۔ حالانکہ وہ تو مال واپس آنے سے آ سکتا ہے اور دوسرے دن آپ کے بلاوے نے عطر کی بدشگونی میں کچھ اضافہ ہی کیا ہے، کمی تو نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین کی عمر میں برکت دے اور ہماری حالت پر رحم فرمائے۔

منصور نے کہا بے شک تھوڑی دیر کے لئے تمہیں ایسی کوئی تکلیف ہوئی۔ مگر مستقبل میں ہر طرح تسکین و اطمینان کا انتظام ہو رہا ہے۔

جب تک امیر المومنین واشگاف الفاظ میں میری جان بخشی کے متعلق ارشاد نہیں فرمائیں گے۔ دل کو کیسے تسلی ہو سکتی ہے۔

منصور نے کہا: ارے تم جان بخشی کی باتیں کرتے ہو اور میں نے تمہارا چوری شدہ مال برآمد کر رکھا ہے۔

تاجر نے کہا کہ تو امیر المومنین کرم ہے مگر جب تک پوری بات واضح نہ ہو جائے اور مال میرے قبضے میں نہ آ جائے میں کیسے اپنے آپ کو خوش قسمت کہہ سکتا ہوں۔ مگر مال ایک شرط کے ساتھ واپس ہو سکتا ہے منصور نے کہا۔

وہ کیا: تاجر نے پوچھا

وہ شرط یہ ہے، منصور نے تشریح کرتے ہوئے کہا کہ تم اپنی بیوی کے متعلق مجھے مختار بنا دو۔

تاجر نے کچھ سمجھتے اور کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا: امیر المومنین مجھے یہ شرط منظور ہے۔

منصور کے حکم سے تاجر کا مال اس کے سامنے لا کر رکھ دیا گیا۔

منصور نے پوچھا کوئی چیز باقی تو نہیں رہ گئی۔

تاجر نے کہا نہیں سارے کا سارا مال پورے کا پورا مجھے مل گیا۔ کوئی چیز ضائع نہیں ہوئی۔

منصور نے کہا، اب میں تمہاری بیوی کو تمہاری طرف سے طلاق دیتا ہوں یہ سب کارنامہ تمہاری بیوی کا ہے۔ اس کا ناجائز تعلق ایک آدمی سے تھا اور یہ مال بھی اس نے اسی کو دے دیا تھا۔ اور ہم نے عطر کی نشانی سے اسے ڈھونڈ کر تمہارا مال برآمد کرا لیا ہے۔ اور اسے عدالت کے سپرد کر دیا ہے اسے شریعت کے احکام کے مطابق سزا ہو گی۔ مگر ایسی بدکردار بیوی اب تمہارے لائق نہیں اسلئے اسے میں نے تم سے علیحدہ کر دیا

تاجر یہ قصہ سن کر حیران رہ گیا اور منصور کا شکریہ ادا کر کے اپنے مال لے کے چلا گیا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ○

القرآن

ترجمہ

"اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بے شک ان کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(سپارہ نمبر ۲۹ آیت ۲۳۔ سورۃ الجن)

ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں سندھ یونیورسٹی حیدر آباد

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

قادیانی مغالطے سے بچو

بابو حبیب اللہ امرتسری

(۱) مرزا صاحب قادیانی اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم" (مطبوعہ ستمبر ۱۹۲۲ء مطبع کریمی لاہور کے صفحہ ۴۰ و ۴۱ پر لکھتے ہیں :-

"شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی موعود کے بارے میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں۔

"در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدعہ باشد۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعۃ و یصدقہ اللہ تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدۃ اھل بدر بثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ ای مطبوعۃ فیھا عدد اصحابہ باسمائھم وبلادھم وخلالھم"

یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلیگا جس کا نام کدعہ ہے۔ اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کریگا۔ اور دور دراز سے اس کے دوست جمع کریگا جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہوگا یعنی تین سو تیرہ ہوں گے اور ان کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے"

(ب) کتاب البریہ کے صفحہ ۲۲۵ و ۲۲۶ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں :-

"ایسا ہی احادیث میں یہی بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے"

(ج) رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۱۱-۱۲ بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۴۴۳ پر لکھتے ہیں :- "اور حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے"

(د) رسالہ تذکرۃ الشہادتین (مطبوعہ جولائی ۱۹۰۳ء مطبع ضیاء الاسلام قادیان) کے صفحہ ۳۰ پر لکھتے ہیں :- "در احادیث از ایراد لفظ کدعہ نام قریہ من درج فرمودہ"

(۲) مولوی جلال الدین سیکھوانی اپنے مضمون "التشریح الصحیح لحدیث نزول المسیح" (تشحیذ الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء کے صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں :-

"اور جواہر الاسرار میں ایک حدیث ہے کہ یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا قدعہ۔

مہدی قادین گاؤں میں خروج کریگا"

(ب) رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء کے صفحہ ۱۸ پر لکھتے ہیں :-

"شیخ علی ابن حمزہ بن علی ملک الطوسی نے اپنی کتاب جواہر الاسرار میں لکھا ہے :-

"در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدہ باشد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدہ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی ایک ایسی بستی میں ظاہر ہوگا جسکو لوگ کدہ کہینگے لفظ کدہ بتا رہا ہے کہ اس کا نزول قادین میں ہوگا"

اقول۔ واضح ہو کہ مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۴۱ اور ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۴۴۳ پر لفظ (کدعہ) لکھا ہے۔ کتاب البریۃ کے صفحہ ۲۲۵/۲۲۶ کے حاشیہ پر لفظ (کدیہ) لکھا ہے اور تذکرۃ الشہادتین فارسی کے صفحہ ۳۰ پر لفظ (کدعہ) لکھا ہے۔ مجھے سیکھوانی صاحب کی حالت پر بھی تعجب آتا ہے کہ اس نے لفظ (قدعہ) اپنے رسالہ "التشریح الصحیح لحدیث نزول المسیح" کے صفحہ ۱۰ پر اور لفظ (کدہ) رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء کے صفحہ ۱۸ پر لکھا ہے حالانکہ حوالہ ایک ہی کتاب جواہر الاسرار" کا دیتے ہیں۔ اب میں بتلاتا ہوں کہ حدیث میں لفظ "کرعۃ" ہے نہ کہ کدعہ یا قدعہ اور درحقیقت یہ روایت موضوع ہے۔

(۱) میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۶۱ پر بحوالہ کتاب کامل لابن عدی" یوں لکھا ہے :-

یخرج المھدی من قریۃ بالیمن یقال لھا کرعۃ" یعنی مہدی یمن کے ایک گاؤں سے نکلیگا جس کا نام کرعہ ہوگا"

نوٹ۔ اس روایت کے ایک راوی عبدالوہاب بن الضحاک کی نسبت میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۶۱ پر لکھا ہے :- کذبہ ابوحاتم وقال النسائی وغیرہ متروک وقال الدارقطنی منکر الحدیث"

یعنی اس کے ایک راوی عبدالوہاب کو امام ابوحاتم وغیرہ نے جھوٹا کہا ہے۔

(۲) فتاویٰ حدیثیہ لابن حجر مکی" کے صفحہ ۴۰ پر لکھا ہے۔ واخرج ابونعیم وغیرہ انہ قال یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کرعۃ"

(۳) حجج الکرامہ فی آثار القیامہ کے صفحہ ۳۵۰ پر لکھا ہے :-

"در ارشاد المسلمین گفتہ مولد وے در وے باشد کہ آں را کرعہ گویند۔ امام مستغفری در دلائل النبوۃ باسناد خود مثل آں از ابن عمر آوردہ و ابوبکر مقری گفتہ بر آید از قریہ کہ آں را کرعہ خوانند"

(۴) ینابیع المودۃ صفحہ ۴۰۳ پر لکھا ہے :- عن ابن عمر قال یخرج المھدی من قریۃ بالیمن یقال لھا کرعۃ"

(۵) فرائد السمطین کے حوالے سے ینابیع المودۃ کے صفحہ ۴۹۱ پر لکھا ہے۔

"ابن عمر سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خروج کریگا مہدی ایک قصبے کہ کہا جاتا ہے کرعہ"

(۶) گنجی شافعی نے مطالب السئول میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کرعہ۔

(۷) نجم ثاقب کے صفحہ ۱۹۹ و صفحہ ۲۰۰ پر لکھا ہے :-

"خروج آں حضرت از قریہ است کہ آں را کرعہ مے گویند"

(۸) احوال الآخرت (مطبوعہ ۱۹۲۰ء گیلکسٹن پریس لاہور) کے صفحہ ۲۳ پر حافظ محمد مرحوم ساکن لکھو کے لکھتے ہیں: "کرعہ یمن میں ایک بستی ہے وہاں امام مہدی پیدا ہوں گے"

نتیجہ یہ نکلا کہ روایت میں لفظ "کرعۃ" ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ کرعۃ ملک یمن کا ایک گاؤں ہے۔

مگر دراصل یہ روایت صحیح نہیں ہے جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا ہے۔ حدیث میں تو لفظ "کرعہ" ہے نہ "قدعہ" اور نہ لفظ "کدہ" ہے نہ "کدیہ"۔ یہ سب الفاظ قادیانی امت کی ایجاد ہیں۔ جو خود غرضی پر مبنی ہیں۔

حافظ بشیر احمد مصری ۔۔۔ انگلش سے اردو ۔۔۔ اردو ترجمہ سید غلام محی الدین صاحب

قادیان سے واپسی

مرزا محمود نے جنسی عیش کوشی اور عیش پرستی کیلئے ایک اندرونی حلقہ قائم کر رکھا تھا

حافظ بشیر احمد مصری قادیان میں پلے جوان ہوئے اور پھر قادیان کی رائل فیملی خصوصاً قادیانی سربراہ آنجہانی مرزا محمود کی عیاشیوں اور بداخلاقیوں کو دیکھا تو مرزائیت ہی سے نہیں بلکہ اسلام سے بھی متنفر ہوگئے۔ بعدازاں انہوں نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ بانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دوسرے قائدین سے تعلق قائم کیا اور پھر بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس قدس سرہٗ کے دست اقدس پر بیعت اسلام کی۔ انہوں نے اپنی یہ سرگزشت "قادیان سے واپسی" نامی انگلش کتابچہ میں شائع کی ہے جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، یا، پرانی نمائش کراچی سے حاصل کیا جاسکتا ہے اس کا اردو ترجمہ ہم تعمیر حیات لکھنؤ انڈیا کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں پیش کر رہے ہیں۔ قادیانی حضرات اگر تعصب اور ہٹ دھرمی سے بالاتر ہوکر اس کا مطالعہ کریں تو یہ ان کی دل کی آنکھیں کھولنے کے لیئے کافی ہوگا۔ ـــــــــــ (محمد حنیف ندیم)

میرے بہت سے احباب نے مجھ سے متعدد بار خواہش کی کہ میں اپنی وہ کہانی سناؤں جو قادیان سے متعلق ہے اور اس سلسلہ میں اپنے ذاتی تجربات کی روشنی میں اظہار خیال کروں۔ مفصل طور پر لکھنے کیلئے ایک پوری ضخیم کتاب کی ضرورت ہوگی۔ اس مختصر مضمون میں صرف ان واقعات کا ذکر اجمالی طور پر کیا گیا ہے۔ جس نے مجھے اس ـــ عقائد کی مخالفت اور منافقانہ مذہب کی ملامت کرنے پر مجبور کر دیا۔

میں ۱۹۱۴ء میں قادیان میں پیدا ہوا۔ یہ میری بدقسمتی تھی جو پچھلے ۴۳ برسوں سے میرے گلے میں طوق لعنت کی طرح حمائل ہے۔ بچپن ہی میں میرے دل میں یہ بات بٹھلا دی گئی تھی۔ کہ تمام مسلمان کافر ہیں۔ اللہ اور اسلام پر ایمان اس کے ساتھ مشروط ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو اللہ کا رسول تسلیم کیا جائے، اور ان کے بعد ان کے جانشینوں کو خلیفہ مانا جائے۔

میں جیسے جیسے سن شعور کو پہنچتا گیا میں نے یہ محسوس کیا کہ میں ایک ایسے معاشرے کا فرد ہوں۔ جو دجل وفریب پر مبنی ہے۔ کچھ ایسے بزرگ یقیناً موجود تھے جنہوں نے اس مذہب کو اسلام کی ایک اصلاحی تحریک سمجھ کر اس کے ابتدائی دور میں قبول کر لیا تھا۔ ان مخلص اور سادہ لوح لوگوں میں اس کی صلاحیت نہیں تھی کہ وہ سمجھ سکتے کہ ان کے اردگرد کیا ہو رہا ہے۔ یا پھر وہ اپنے آپ کو اس سے صلح پر

اندرونی حلقے سے اخراج کے بعد میری زندگی خطرے میں رہی

مجبور پاتے تھے۔

کم عمری کے باعث میرے لئے اس وقت یہ سمجھنا مشکل تھا کہ اس تحریک سے اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ابتدائی مرحلہ میں اس تحریک کے قائدین کے اطوار واخلاق کے بارے میں میرے دل میں شبہات پیدا ہوئے، اس ناپختہ شعور کی کیفیت میں قدرت نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ میرا امتحان لینے کے لئے مجھے جہنم کی بھٹی میں دھکیل دے۔

میں ۱۸ سال کا ایک تندرست وتوانا نوجوان تھا، جب مجھے یہ پیغام ملا کہ اس وقت تحریک کے سربراہ ـــــ نے کچھ خفیہ امور پر تبادلۂ خیال کے لئے مجھے مدعو کیا ہے۔ اس زمانے میں میں ان کو ظل اللہ سمجھتا تھا، لہٰذا اس دعوت نامہ کو پاکر بے حد مسرت اور عزت محسوس ہوئی۔ میں نے یہ سمجھا کہ وہ مجھے مذہبی امور سے متعلق کوئی کام سونپنا چاہتے ہیں پہلی ملاقات محض سرسری تھی۔ نام نہاد خلیفہ مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا محمود آنجہانی تھے۔ انہوں نے مجھ سے کچھ ذاتی سوالات کئے، جن کے جوابات میں نے بہت مؤدب ہوکر دیئے۔ مجھے حکم دیا گیا کہ میں اس ملاقات کا کسی سے ذکر نہ کروں۔ اور دوسری ملاقات کے لئے وقت بتلا کر رخصت کر دیا۔ بعد کی ملاقاتیں بے تکلفانہ رنگ اختیار کرتی گئیں۔ یہاں تک کہ مجھے "اندرونی حلقہ" میں داخل کرنے کی پیشکش کی گئی۔

عیش پرستی کا مرکز

آخر سید عطاء اللہ شاہؒ صاحب بخاری مجھے قصبہ مہرولی لے گئے وہاں میں نے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کی موجودگی میں بانیٔ تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی۔

"ظل اللہ" نے دراصل جنسی عیش کوشی اور مختلف طریقوں سے عیش پرستی کے لئے ایک اندرونی حلقہ قائم کر رکھا تھا۔ اس لئے انہوں نے دلالوں اور کٹنیوں کا ایک گروہ اکٹھا کر رکھا تھا، غریب خاندانوں یا ایسے لوگ جن کے ذہنوں پر مرزائیت پوری طرح سوار ہو چکی تھی۔ یا پھر دوسرے مجبور اشخاص جو کسی طرح مدافعت کے قابل نہیں تھے۔ ان کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو یہاں لایا جاتا۔ ان میں سے کبھی کوئی شخص صدائے احتجاج بلند کرتا تو اسے بائیکاٹ مرتد قرار دے کر یا دوسرے طریقوں سے بدنام کر کے خاموش کر دیا جاتا۔

مرزا صاحب کا خاندان اپنے فرقہ میں روحانی اقتدار کا حامل ہی نہیں بلکہ قادیان اور اس کے اطراف میں کثیر زرعی زمینوں کا بھی مالک تھا۔ ان زمینوں پر کاشتکاری کرنے والے ان کے متبعین ہونے کے علاوہ معاشی طور پر ان کے دست نگر تھے، کیوں کہ انہیں بحیثیت کاشتکار کسی قسم کا کوئی حق حاصل نہیں تھا۔ ان حالات میں کسی شخص کی جانب سے ان کی مخالفت ممکن نہ تھی۔ کچھ لوگوں نے اگر کبھی اس کی جرأت کی تو کسی حادثہ کا شکار ہو جاتے۔ یا پھر اس طرح غائب کر دیئے جاتے کہ ان کا کوئی سراغ نہیں ملتا تھا۔ جس زمانہ میں یہ سب کچھ ہو رہا تھا۔ مسلمان اپنی سادہ لوحی کے باعث مرزائیت کے خلاف کلامی بحثوں اور مناظرانہ جنگ میں مصروف تھے۔ اور انہیں اس کی اس گندگی کا کوئی علم نہیں تھا۔

ایسا بھی وقت آیا جب میرے ذہن میں خیال آیا کہ تقدس کے پردہ میں اس بے ایمان گروہ کے سربراہ کو قتل کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کم عمری میں بھی عقل نے ساتھ دیا میں نے اپنے دل میں سوچا کہ لوگ یہی سمجھیں گے کہ کسی دشمن نے مذہبی تعصب کے تحت یہ جرم کیا ہے۔ اس طرح تاریخ اسے شہیدوں کی صف میں جگہ دے دیگی۔ اس کے علاوہ ایسے شخص کی موت اس کے جرائم کی سزا کی بجائے اس کی نجات دہندہ ثابت ہوگی۔ اور لوگ یہ خیال کریں گے کہ اس نے مذہب اور خدا کے لئے اپنی جان دیدی۔ بعد کے حالات سے یہ ثابت بھی ہوا کہ میرا یہ خیال صحیح تھا۔ وہ تھوڑے دنوں بعد فالج کا شکار ہو گئے۔ اور طویل عرصہ تک

> میرا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
> مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی
> چودھری افضل حق اور
> مولانا مظہر علی اظہر سے
> رابطہ بڑھا میں نے دیکھا کہ یہ لوگ
> مخلص دوست اور اچھے مسلمان ہیں

سخت تکلیفیں اٹھا کر راہی فنا ہو گئے۔ ان کی علالت کے زمانہ میں جو ڈاکٹر ان کا علاج کیا کرتا تھا، اس نے مجھے بتایا کہ آخری مرحلہ پر وہ ذہنی طور پر ماؤف ہو چکے تھے، اور ہر وقت انتہائی فحش باتیں کہا کرتے جب تک گویائی نے ساتھ دیا۔ فحش الفاظ ہی زبان پر رہے۔ اور اسی پر خاتمہ بالشر ہوا۔

مذکورہ بالا وجوہات کے علاوہ ایک اور وجہ تھی جس نے راست اقدام سے باز رکھا تھا۔ میں یہ سمجھ چکا تھا کہ ایک واحد شخص کی موت سے یہ برائی دور ہونے والی نہیں ہے۔ صرف اکیلا یہ شخص جنسی بے راہ روی کا شکار نہیں تھا، ان کے بھائی اور مرزا صاحب کے خاندان کے افراد کی اکثریت کی اخلاقی حالت بھی کچھ بہتر نہ تھی۔ اس نام نہاد تقدس مآب گھرانے کے بزرگوں نے اپنی لمبی داڑھیوں کے باوجود فسق و فجور کے حلقے بنا رکھے تھے، گویا ان کے درمیان ایک سمجھوتہ سا ہو گیا تھا کہ کوئی ایک دوسرے پر انگشت نمائی نہ کرے۔ دراصل اس حلقہ اقتدار میں صرف انہیں لوگوں کو ذمہ داری سونپی جاتی تھی۔ جو اس خاندان کے اس طرزِ زندگی کو پوری طرح اپنا چکے تھے۔ یہ وہ خاندان تھا۔ جسے لوگ بے شرمی سے پیغمبر کا خاندان کہتے تھے۔ ان حالات میں یہ تعجب خیز امر نہیں تھا کہ کانا پھوسی کے ذریعہ ان کے کارناموں کا ذکر ہونے لگا تھا، اور امیر خاندانوں کے بگڑے ہوئے بہت سے نوجوان اس "اصلاحی تحریک" میں اس لئے شامل ہو گئے تھے کہ انہیں مشرقی اخلاق کی ان حد بندیوں سے نجات مل جائے۔ جس پر اس وقت معاشرہ عمل کر رہا تھا

تائب ہونے والوں پر مظالم

نام نہاد خلیفہ کے "اندرونی حلقہ" سے اخراج کے بعد میری زندگی مسلسل خطرہ میں تھی۔ اس کے جرائم پیشہ لوگوں نے میرا تعاقب شروع کر دیا تھا۔ اس وقت میں نے فیصلہ کیا کہ میں اس سے سیدھا مقابلہ کروں میں خلیفہ کے پاس گیا اور اس کو میں نے ایک طویل خط دکھایا۔ جس میں میں نے اس کے سیاہ نامۂ اعمال کا پورا ریکارڈ لوگوں کے نام جرائم کے اوقات کے ساتھ لکھ رکھا تھا میں نے اس سے کہا کہ اس خط کی نقلیں میں نے مختلف اشخاص کے پاس اس ہدایت کے ساتھ جمع کر دی ہیں کہ میرے مرنے یا غائب کئے جانے پر اسے کھول کر پڑھ لیں۔ اس کے بعد میں اس قابل ہو گیا کہ آزادی سے قادیان کی سڑکوں پر چل پھر سکوں۔

ان لوگوں کی بد اخلاقیوں کے بارے میں جس قدر میری معلومات میں اضافہ ہوتا گیا۔ اسی قدر میں مذہب سے برگشتہ ہو گیا۔ حتیٰ کہ میں ملحد ہو گیا۔ الحاد نے میرے اندر ایک ایسا خلا پیدا کر دیا۔ جسے میرے لئے از خود

خفیہ ملاقات میں آنجہانی مرزا محمود نے مجھے اندرونی حلقہ میں داخل ہونے کی پیشکش کی۔

قادیان کی رائل فیملی کی بداخلاقیوں کے بارے میں
معلومات میں اضافہ ہوا تو میں مذہب سے برگشتہ اور ملحد ہوگیا

بھرنا مشکل تھا۔ لہٰذا میں نے اپنے والد صاحب سے رجوع کیا۔ انہیں میری روداد سن کر سخت دھچکا لگا ظاہر ہے وہ ایک کم عمر نوجوان کی بات پر یقین نہیں کر سکتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے طور سے معلومات حاصل کرنا شروع کیں۔ اور بہت جلد ہی انہیں میری صداقت کا یقین ہوگیا۔

میرے والد نے نام نہاد خلیفہ کو ایک طویل مراسلہ لکھا۔ اور مطالبہ کیا کہ وہ خلیفہ کے عہدہ سے دستبردار ہوجائے۔ دوبار یاد دہانی کرانے پر بھی کوئی جواب موصول نہیں ہوا، بلکہ میرے والد شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اور ان کے خاندان کے تمام لوگوں کو مرتد قرار دے دیا گیا۔ میرے والد کے تینوں خطوط بعد میں ہندوستانی اخبارات میں شائع ہوئے۔

مرتد ہونے کا مطلب یہ تھا کہ ہمارا سماجی بائیکاٹ شروع ہوگیا۔ ہماری زندگی خطرہ میں پڑ گئی۔ یہاں تک کہ حکومت کو ہمارے گھر کے ارد گرد چوبیس گھنٹہ کا پہرہ لگانا پڑا۔ اور ہمارے گھر کا کوئی فرد پولیس کے بغیر باہر نہیں جاسکتا تھا۔ اس تمام احتیاط کے باوجود میرے اور میرے دو ساتھیوں پر بازار میں دن کے وقت حملہ کیا گیا۔ میرے ایک ساتھی کے پیٹ میں چھرا مارا گیا۔ اور وہ مر گیا۔ دوسرے کی گردن اور کندھے پر زخم آئے اور اسے بہت دنوں تک اسپتال میں رہنا پڑا۔ میں نے مقابلہ کیا۔ اور اپنے حملہ آور کو زخمی کردیا۔ یہ زخمی شخص غائب کردیا گیا۔ اور پولیس نے بعد میں اسے تلاش کرکے گرفتار کیا۔ اسے بعد میں قتل کے الزام میں پھانسی کی سزا ہوئی۔ قادیان میں اس کی موت کے بعد بہت ہی جوش و خروش کا مظاہرہ کیا گیا۔ اور نام نہاد خلیفہ نے خود اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اس واقعہ کے بعد مجلس احرار اسلام نے اپنے والنٹیئرس بھیج کر ہماری حفاظت کا انتظام کیا۔ یہ والنٹیئر ملٹری پولیس کے علاوہ ہمارے گھر کا پہرہ دیتے تھے ان سب لوگوں کے خیمے جو ہمارے بنگلے کے میدان میں نصب تھے۔ ہمارا گھر مورچہ بند قلعہ معلوم ہوتا تھا مرزا کے کارکنوں نے میرے والد کو جھوٹے مقدموں میں پھانسنا شروع کردیا۔ ان کا مقصد انہیں بدنام اور مالی طور پر کمزور بنانا تھا۔ اس کے لئے اس درجہ گندی اور گری ہوئی ذہنیت کا مظاہرہ کیا گیا کہ ہمارے لئے زندگی دوبھر ہوگئی۔ میرے والد کو گیارہ افراد پر مشتمل خاندان کے گذارہ کے لئے زیورات اور جانور بیچنا پڑے۔ سب سے افسوسناک امر یہ تھا کہ ہمارے خاندان کے بچوں کو تعلیم منقطع کرنا پڑی، میرے خاندان پر ان مظالم اور ایذا رسانی کی تفصیلات اس زمانہ کے اخبارات میں شائع ہوئی تھیں۔

نقل وطن

حکومت اور دوسرے لوگوں کی جانب سے ہمارے خاندان پر دباؤ پڑ رہا تھا کہ ہم قادیان سے کہیں اور

مرزا محمود طویل عرصہ تک فالج کا شکار رہا
آخری مرحلہ میں وہ ذہناً ماؤف اور ہر وقت فحش باتیں کرتا تھا

منتقل ہوجائیں۔ چنانچہ ہم لوگ لاہور چلے گئے میرے والد صاحب لاہوری جماعت احمدیہ میں شریک ہو گئے۔ حالانکہ اس میں اور قادیانیوں کے عقائد میں کوئی خاص فرق نہیں تھا۔ یہ جماعت بھی بداخلاقیوں میں اسی طرح ملوث تھی۔ میں نے اس جماعت سے بھی اپنے آپ کو الگ رکھا۔ کیونکہ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ میرا عقیدہ تو مذہب سے پہلے ہی اٹھ چکا تھا۔ بہرحال اس زمانہ میں مجلس احرار کے قائدین سے میرا ربط ضبط بڑھنے لگا۔ جس نے میرے دل پر بہت گہرا اثر ڈالا۔ ان میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی، چوہدری افضل حق اور مولانا مظہر علی اظہر شامل تھے۔ میں نے دیکھا کہ یہ لوگ مخلص، دوست اور اچھے مسلمان ہیں۔

میرے والد نے میرے الحاد کو مجبوراً نظر انداز کر دیا تھا۔ حالانکہ انہیں اس پر دلی قلق تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے برابر دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور مجھے خدا سے ہدایت طلب کرنے کی تلقین کی۔ میرا جواب یہ تھا کہ مجھ سے ایک ایسی ہستی کی عبادت کے طلبگار ہیں۔ جس کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ آخرکار اس مباحثہ کے بعد یہ طے پایا کہ میں خدا سے مشروط طور پر دعا مانگوں چنانچہ میں کچھ اس طرح دعا مانگنے لگا:

"خداوندا! اگر تیرا وجود ہے تو مجھے کچھ اس کا عرفان عطا کر اگر تیرا کوئی وجود نہیں تو پھر تجھ پر ایمان نہ لانے کا کوئی الزام میرے اوپر نہیں ہے۔"

اس قسم کی دعا گستاخانہ بلکہ کافرانہ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ایک سال کے عرصہ میں ہی اس کے پراسرار نتائج پڑنا شروع ہوگئے۔ میں نے دو خواب دیکھے ان میں سے ایک تو ذاتی نوعیت کا تھا۔ جسے بیان کرنا مناسب نہیں۔ دوسرا خواب کافی طویل اور واضح تھا۔ میرے جیسے گنہگار کو بھی اس کا یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہے۔ یہاں میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ اس خواب کے آخری حصہ میں میں نے دیکھا کہ مرزائی خلیفہ کا چہرہ ہیبت ناک طریقہ سے مسخ شدہ ہے۔

ان خوابوں کے بعد مجھے تسکین محسوس ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرے روحانی کرب میں کمی واقع ہوگئی ہے۔ لہٰذا میں نے طے کیا کہ اب مجھے باقاعدہ طور پر اسلام قبول کرلینا چاہئے مرحوم مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری مجھے مولانا محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت کے پاس دہلی سے چند میل کے فاصلہ پر موضع مہرولی لے گئے۔ اور

وہاں ۱۹۴۰ء میں ان کے ہاتھوں پر بیعت کی۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ بھی موجود تھے، مغرب کی نماز کے بعد مولانا محمد الیاسؒ کے ساتھ جماعت میں تقریباً چالیس اشخاص نے میرے لئے دعا کی۔

۱۹۴۱ء میں میں احساس ندامت و قدرے سکون کے ملے جلے جذبات کے ساتھ جنوبی افریقہ چلا گیا۔ بمبئی میں جہاز کے عرشہ پر کھڑے ہو کر میں قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت کرنے لگا۔

ومالکم لاتقاتلون فی سبیل
اللہ والمستضعفین من الرجال
والنسآء والولدان الذین یقولون
ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ
الظالم اھلھا واجعل لنا من
لدنک ولیا واجعل لنا من
لدنک نصیراً ۰

(سورۃ نساء آیت ۵، پ۴)

ترجمہ۔ اور تمہارے پاس کیا عذر ہے کہ تم جہاد نہ کرو۔ اللہ کی راہ میں اور کمزوروں کی خاطر سے جن میں کچھ مرد ہیں اور کچھ عورتیں ہیں۔ اور کچھ بچے ہیں۔ جو دعا کر رہے ہیں کہ ہمارے پروردگار! ہم کو اس بستی سے باہر نکال جس کے رہنے والے سخت ظالم ہیں۔ اور ہمارے لئے غیب سے کسی دوست کو کھڑا کیجئے۔ اور ہمارے لئے غیب سے کسی حامی کو بھیجئے۔

جنوبی افریقہ میں بیس سال رہنے کے بعد میں ۱۹۶۱ء میں انگلینڈ چلا گیا۔

ووکنگ مسجد کی امامت

۱۹۶۳ء میں ووکنگ شاہجہاں مسجد کا امام مقرر کیا گیا۔ اس تقرری کی وجہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس مسجد کو مستشرق ڈاکٹر لیٹنر نے ۱۹۱۹ء میں تعمیر کرایا تھا۔ اس کے لئے ہندوستان کے مسلمانوں نے رقم فراہم کی تھی۔ اور ایک ٹرسٹ بنا دیا گیا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مرزائیت نے بال و پر نہیں نکالے تھے۔ لہذا ٹرسٹ نے اس کا انتظام لاہوری مرزائیوں کے سپرد کر دیا تھا۔ ۱۹۶۰ء کے بعد کے مسلمانوں کی مختلف انجمنیں انگلینڈ میں قائم ہو چکی تھیں۔ اور وہ اس پر مصر تھیں کہ مسجد کا انتظام ٹرسٹ کی منشا کے مطابق مسلمانوں کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ اور اسے اسلامی مرکز میں تبدیل کر دیا جائے مجھے ٹرسٹ کے سیکریٹری اور منیجر نے بہ حیثیت امام کام کرنے کے لئے درخواست کی۔ میں نے انہیں صاف بتا دیا کہ میں سنی مسلمان ہوں۔ اور میں نے مرزائیت کے خلاف اپنے تحریر کردہ کچھ مضامین کی نقلیں بھی ارسال کر دیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ میرے خیالات سے واقف ہیں اور مجھے اطمینان دلایا کہ پاکستان کے ہائی کمشنر جو کہ ٹرسٹ کے سرکاری صدر ہیں۔ مجھ سے متفق ہیں۔

مسجد کا عہدہ سنبھالنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ اکثر مسلمان مجھے مرزائی سمجھتے ہیں۔ پچھلے پچیس برسوں سے اس مسجد میں مرزائی امام ہی مقرر ہوتے رہتے تھے۔ لہذا عام مسلمانوں کے لئے اس بات پر یقین کرنا مشکل تھا۔ کہ یکایک کوئی مسلمان بھی امام ہو سکتا ہے۔

مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میں دو گھوڑوں پر سوار ہوں مرزائیوں اور لاہوریوں سے میرے اختلافات ناقابل عبور تھے۔ اور تمام مسلمان مجھے مرزائی سمجھتے تھے۔ مجھے انگلینڈ کے مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرنے میں کافی وقت لگا۔

باقی آئندہ

خالص اور سفید
صاف و شفاف
شکر
(چینی)
باوانی شوگر ملز لمیٹڈ
کراچی
پتہ
حبیب اسکوائر ـــ ایم اے جناح روڈ □ بندر روڈ □ کراچی

مکتوب

بلوچستان خضدار

○ خضدار میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس
○ ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ
○ راہنمایانِ ختم نبوت اور علماء کرام کا شاندار استقبال

رپورٹ ایم اے ایس شاہوانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ بلوچستان کے زیر اہتمام پانچ روزہ ختم نبوت کانفرنسیں ہوئیں آخری کانفرنس یکم اگست بروز منگل مرکزی جامع مسجد خضدار میں منعقد ہوئی کانفرنس میں شرکت کے لئے ختم نبوت کے رہنما مولانا اللہ وسایا مولانا نذیر احمد بلوچ۔ مولانا احمد بخش پنجاب۔ مولانا اللہ بخش توری مولانا جمال اللہ الحسینی۔ مولانا عبدالواحد کوئٹہ اور سید امین گیلانی صاحب ظہر کے وقت خضدار پہنچے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جمعیت علماء اسلام اور جمعیت طلبہ اسلام کے کارکنوں نے انکا والہانہ استقبال کیا۔ تاہم عصر کے وقت ایک ضروری کام کے سلسلہ میں مولانا اللہ وسایا اور نذیر احمد بلوچ کراچی چلے گئے ظہر سے مغرب تک ایک گاڑی میں کانفرنس کے لئے شہر میں اعلان کیا گیا۔ مغرب کے بعد کانفرنس شروع ہوئی کافی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ ختم نبوت اور جے یو آئی کے رہنما مولانا محمد اسحاق کی صدارت میں قاری عبدالرحمٰن کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد ماسٹر خدا بخش نے ختم نبوت زندہ باد کے عنوان سے نظم پیش کی مولانا احمد بخش صاحب نے ختم نبوت کے موضوع پر اہم تقریر کی تقریر کے بعد جب سید امین گیلانی کا نام لیا تو مردوں سے گونج اٹھا یہی نعرہ گونجتا تھا نعرہ تکبیر اللہ اکبر ختم نبوت زندہ باد۔ مرزائیت مردہ باد۔ کافر کافر مرزائی کافر۔ کافر کافر ذکری کافر۔ سید گیلانی نے انقلابی نظم پڑھ کر سامعین کے دلوں کو گرمایا اس طرح ہر مقرر کے بعد سید گیلانی نظم پیش کرتے۔ مولانا جمال اللہ الحسینی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سندھ میں جو امن و امان کا مسئلہ ہے آئے دن فسادات ہوتے ہیں ان سب کا ذمہ دار سندھ کا قادیانی چیف سیکرٹری ہے جس کی حکومت کو ہم نے پیشگی کی اطلاع دی تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے رہنما مولانا نذیر احمد تونسوی کا استقبال بھی زبردست نعروں سے ہوا مولانا تونسوی نے کہا کہ بلوچستان کے مختلف شہروں میں کانفرنسیں منعقد کرنے کا مقصد مسلمانوں کو قادیانیوں اور ذکریوں کے ناپاک عزائم سے آگاہ کرنا ہے انہوں نے کہا کہ مجلس ... بلوچستان نے اس سال پروگرام بنایا ہے کہ ذکریوں کو حج نہیں کرنے دیں گے مسلمان جلوس کی شکل میں کوہ مراد (جہاں مصنوعی حج ہے) جائیں گے اور شعائر اسلام کی بے حرمتی کرنے نہیں دیں گے سب لوگوں نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا کہ ہم مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہیں۔

انہوں نے مولانا فضل الرحمٰن اور جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے وزراء کے خدمات کو سراہا۔ جمعیت طلبہ اسلام کے مقامی رہنما محمد عبدالصمد شاہوانی نے گرجدار آواز میں کہا کہ اگر ذکریوں کو غیر مسلم قرار نہیں دیا گیا اور قادیانیوں کو نوازا گیا تو جے ٹی آئی کے جیالے باطل کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے انہوں نے قادیانیوں کو مرا ہوا سانپ قرار دیا انہوں نے کہا کہ جس ایوان میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا اسی ایوان میں ڈاکٹر عبدالسلام کو دعوت دے کر آئین کی دھجیاں اڑائی گئی انہوں نے کہا کہ فیض احمد فیض نے بھی انعام حاصل کیا تھا کمیونسٹ تھا کو تھا لیکن اس کو اس طرح نوازا نہیں گیا لیکن عبدالسلام کو نوازا نے تحائف دے کر حکمرانوں نے قادیانیو سے اپنی محبت کا واضح ثبوت فراہم کیا جبکہ امریکی یہودیوں نے سازش کے تحت انکو نوبل انعام دیکر قادیانیت کو ابھار کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ انہوں نے عوام کو شیزان کے بائیکاٹ کا کہا۔ اسکے بعد مولانا عبدالواحد خطیب قندھاری مسجد کوئٹہ نے بھی جذباتی انداز میں ختم نبوۃ کے موضوع پر تقریر کی قادیانیوں اور ذکریوں کے ناپاک چہرے سے پردہ ہٹایا صدر جلسہ اور ختم نبوۃ بلوچستان کی مجلس شوریٰ کے کارکن مولانا محمد اسحاق شاہوانی نے اپنے مختصر خطاب میں مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا کہ اقوام متحدہ میں پاکستانی نمائندے نسیم فرحت اشتیاق ٹی اینڈ ٹی کوئٹہ کے منیجر۔ گورنمنٹ گرلز کالج پشین کے پرنسپل سندھ کے چیف سیکرٹری کو فوراً برطرف کیا جائے جو پکے قادیانی ہیں۔ لوگوں نے اس کی تائید کی۔ نیز مطالبہ کیا گیا کہ ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے مولانا فیض محمد صاحب کی دعا سے کانفرنس کا اختتام ہوا۔

قادیانی عالم اسلام میں اپنی سرگرمیوں سے مایوس ہو گئے ہیں، مولانا زاہد الراشدی

قومی و صوبائی اسمبلی میں مخصوص نشستوں سے لاتعلقی دستور پاکستان سے بغاوت ہے، پریس کانفرنس سے خطاب

کوئٹہ (نامہ نگار ر م ...) مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے کہا ہے کہ قادیانیوں کی سالانہ کانفرنس کے فیصلوں سے یہ بات واضح ہو گئی ہے قادیانی گروہ عالم اسلام میں اپنی سرگرمیوں سے مایوس ہو گیا ہے اس نے بھارت اور بعض افریقی ممالک کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنانے کا فیصلہ کیا ہے جمعرات کو دفتر ختم نبوت میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز لندن میں قادیانیوں کی سالانہ کانفرنس میں مرزا طاہر احمد نے بھارت اور افریقی ممالک کو اپنی آئندہ سرگرمیوں کا مرکز بنانے کا اعلان کیا ہے لیکن تحریک ختم نبوت کے قائدین ان ممالک میں بھی قادیانیوں کا تعاقب کریں گے اور دنیا کے کسی کونے میں بھی قادیانیوں کو اسلام کے نام پر اپنے باطل مذہب کی اشاعت کی اجازت نہیں دی جائیگی انہوں نے کہا کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں قادیانیوں کیلئے مخصوص نشستوں کے الیکشن سے لاتعلقی کا اعلان کر کے قادیانی جماعت نے دستور پاکستان سے کھلم کھلا بغاوت اور انحراف کا اعلان کیا ہے اس لئے حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر قانونی جماعت قرار دینے کیلئے سپریم کورٹ میں ریفرنس پیش کرے اور جب تک قادیانی جماعت دستور کو مکمل طور پر تسلیم کرنے کا اعلان نہیں کرتی اس کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے انہوں نے ذکری فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کیلئے علماء بلوچستان کی جدوجہد کی حمایت کی انہوں نے کہا کہ چونکہ آئین میں ختم نبوت سے انکار کو کفر قرار دیا جا چکا ہے اس

لئے ذکریوں کو اس زمرہ میں شامل کرانے کے لئے عدالت عالیہ کا دروازہ بھی کھٹکھٹایا جاسکتا ہے اس سلسلے میں سینئر قانون دانوں سے مشورہ کیا جارہا ہے لیکن اس کی زیادہ بہتر صورت یہ ہوگی کہ بلوچستان کی صوبائی حکومت اس سلسلہ میں پیش رفت کرے اور بلوچستان اسمبلی میں قرارداد منظور کرنے کے علاوہ قومی اسمبلی سے بھی رجوع کیا جائے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے کسی حصہ میں ایک جعلی کعبہ کا وجود اور جھوٹے نبی کے مذہب کا پرچار تمام مسلمانوں کے دینی جذبات اور ملی غیرت کے لئے چیلنج ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بھارت میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمان کی سربراہی میں آل انڈیا مجلس تحفظ ختم نبوت قیام عمل میں آچکا ہے اور پورے بھارت میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے تعاقب کا کام شروع ہوگیا ہے اس لئے ربوہ کو ہیڈ کوارٹر بناکر بھارت کو سادہ لوح مسلمانوں کو شکار بنانے کا قادیانی خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکے گا

واپس لینے کا مطالبہ کیا نیز اس اجلاس میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے ملک کے تمام مرزائیوں کے گھروں کی تلاشی لینے کا مطالبہ کیا گیا کیونکہ ملک بھر میں مرزائیوں کے گھر اسلحہ خانے بنے ہوئے ہیں جس کا ایک ثبوت یکم نومبر ۱۹۸۸ کو محکلا نہار کے مرزائی ایس ای ملک نثار کے مکان واقع گارڈن ٹاؤن لاہور پر پولیس کے چھاپے اور وہاں سے جدید ترین اسلحہ کی برآمدگی ہے۔ ملک نثار مذکور اتنے بڑے جرم اور اس کے ثبوت مہیا ہوجانے کے باوجود آج بھی اپنی اسی ملازمت پر موجود ہے اور حکومت نے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی

ہری پور میں عظیم الشان امیر شریعت کانفرنس

رپورٹ: صابر غفور علوی

شبان ختم نبوت تحصیل ہری پور کے زیر اہتمام جمن پارک ھری پور میں ایک روزہ عظیم الشان امیر شریعت کانفرنس منعقد کی گئی کانفرنس کے دو دور ہوئے پہلی نشست سے خطاب کرنے والوں میں ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کے جنرل سیکرٹری فدا ہجا در شبان ختم نبوت تحصیل ھری پور کے نائب صدر سید امداد شاہ شبان ختم نبوت ھری پور شہر کے جنرل سیکرٹری اورنگزیب اعوان اور مولانا قاضی گل رحمن شامل تھے یہ نشست دن بارہ بجے سے شروع ہوئی اور دو بجے ختم ہوئی نماز ظہر کے بعد ڈھائی بجے دوسری نشست شروع ہوئی جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکندرپور کے صدر خان افسر صوائی ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کے صدر وقار گل جدون شبان ختم نبوت ھری پور تحصیل کے چیف آرگنائزر حفیظ الرحمان حکیم عبدالرشید انور مفتی محمد حسن۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما علامہ اللہ وسایا صاحب اور مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے مرکزی ناظم اعلیٰ سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب شامل ہیں علامہ اللہ وسایا صاحب نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ برصغیر میں ایک عظیم مقام کے مالک تھے اور آزادی وطن کیلئے لڑنے والوں میں سب سے اول نمبر پر ہیں انھوں نے کہا کہ حضرت بخاریؒ کی آواز سن کر فرنگی سامراج کے ایوان دھل جاتے تھے اور پھر بخاریؒ کی آواز کو دبانے کے لئے انہیں مجموعی طور پر ۲ سال پابند سلاسل کیلئے رکھا علامہ اللہ وسایا صاحب نے فرمایا کہ امیر شریعت۔ مرزائیت کا قلع قمع کرنے کے لئے اپنے فن خطابت کو پوری طرح بروئے کار لاتے اور مرزائیت کے لئے ننگی تلوار بن گئے انہوں نے مرزائیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ۱۹۰۱ء میں تاج نبوت کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے والے غلام احمد قادیانی کی ناپاک ذریت اس کے ناپاک مشن کو پھیلانے کے لئے مختلف قسم کے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کررہی ہے انہوں نے حکومت کی مرزائیت نوازی کی شدید مذمت کی انہوں نے وزیراعظم کے اس فعل کی بھی مذمت کی کہ وزیراعظم نے وزارت عظمیٰ کی کرسی سنبھالتے ہی ساہیوال، سکھر اور سیالکوٹ کے شہدائے ختم نبوت کے قاتلوں کی سزائے موت معاف کردی جو شہداء کے خون سے غداری ہے

سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب نے اپنے خطاب میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ امیر شریعتؒ بیک وقت بہت سی خوبیوں کے مالک تھے وہ اپنے وقت کے قلندر اور مجاہد تھے امیر شریعتؒ ہی وہ مجاہد تھے کہ جنہوں نے مرزائیت کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا عبدالمجید ندیم صاحب نے کہا کہ اگر تحریک ختم نبوت سے حضرت شاہ جیؒ کا نام نکال دیا جائے تو یہ تحریک بالکل پھیکی دکھائی دیتی ہے انھوں نے مرزائیت کو ایک ناسور قرار دیا اور ختم نبوت کی تشریح یوں فرمائی کہ اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا کہ ماکان محمدؐ...... خاتم النبیین ؐ کہ محمدؐ تم میں سے مردوں کے باپ نہیں حالانکہ حضورؐ کے صاحبزادے بھی تھے لیکن قرآن کی فصاحت پر قربان جائیے کہ قرآن نے فرمایا کہ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور حضورؐ کے صاحبزادے بچپن میں ہی وفات پاچکے تھے ندیم صاحب نے فرمایا کہ اگر حضورؐ کے صاحبزادے جوان ہوجاتے تو احتمال تھا کہ جس طرح دنیا کی ریت ہے کہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

قصور کا اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کا ایک ہنگامی اجلاس ضلعی صدر جناب چوہدری فضل حسین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس نے اخبارات میں شائع شدہ اس خبر پر تبصرہ کیا گیا جس میں بتایا گیا ہے کہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا میں قادیانیوں کے گھروں سے اسلحہ برآمد ہونے کے بعد چک کی ناکہ بندی کردی گئی ہے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوتے مجلس کے جنرل سیکرٹری نے اخبار کے اس بیان کو خلاف واقعہ قرار دیا کہ مذکورہ چک میں قادیانیوں نے صرف ہوائی فائرنگ کی ہے۔ انہوں نے کہا ہماری معلومات کے مطابق قادیانیوں کی فائرنگ سے بعض مسلمان زخمی ہوئے ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں اجلاس میں اس امر پر حیرت کا اظہار کیا گیا کہ اسلحہ قادیانیوں کے گھروں سے برآمد ہوا ہے اور مقدمات مسلمانوں کے بھی درج کئے گئے ہیں۔ اجلاس نے پولیس کے اس فعل کو صریح مرزائیت نوازی قرار دیا اور مسلمانوں کے خلاف مقدمات فوراً

خان کے بیٹے کو لوگ خان کہہ دیتے ہیں اور حضور ﷺ کے جوان بیٹے کو دیکھ کر کہیں کوئی نبی یا رسول یا رسول ابن رسول نہ کہہ دے انہوں نے حکومت کی مرزائیت نوازی کی بھی

سختی سے مذمت کی آخر میں قاضی شمس الدین صاحب جنہوں نے صدارت کی تھی صدارتی خطاب کیا اور پھر ضلع ایبٹ آباد کے امیر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے دعا

فرمائی کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ نسیم احمد کنور ادریس فرحت اللہ اور بجر انوالہ پیلیز ورکس پروگرام کے قادیانی ایڈمنسٹریٹر کو فوری برطرف کیا جائے۔

مکتوب فیصل آباد

نمائندہ ختم نبوت

○ مولوی فقیر محمد صاحب کی ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سے ملاقات

○ قادیانی ڈی ایس پی سی آئی اے لنڈیانوالہ اور چوکی بچیانہ کے انچارج کو تبدیل کر نیکا مطالبہ

○ پاکستان کی سالمیت کیلئے کنور ادریس کو ہٹایا جائے۔ وزیراعظم سے مطالبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے گذشتہ روز ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس فیصل آباد ریج چوہدری محمد یعقوب سے ان کے دفتر میں ملاقات کی اور درج ذیل اہم مسائل پیش کئے اسلامیا فیصل آباد کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر اور قادیانیوں کی سرپرستی ختم کرنے کے لئے سالہا سال سے فیصل آباد میں تعینات قادیانی حمید اللہ قریشی ڈی ایس پی سی آئی اے اسٹاف کو بلا تاخیر تبدیل کرنے کے لئے آئی جی پنجاب سے استدعا کی جائے کیونکہ فیصل آباد کے شہری اس قادیانی ڈی ایس پی سے شدید نفرت کرتے ہیں اس لئے فوری باہر نکالا جائے۔ چک نمبر ۵۹۰ ۔ نمبر ۲ گگ ب جڑانوالہ میں قادیانیوں کی جارحیت ختم کرنے کے لئے ان سے اسلحہ واپس لیا جائے اور قادیانیوں کی حمایت کرنے پر ایس ایچ او تھانہ لنڈیانوالہ اور انچارج چوکی بچیانہ کے ایس آئی کو تبدیل کیا جائے اس کے علاوہ پولیس نے مرزائیوں کے ساتھ ساز باز کر کے ڈکیتی کا جو جھوٹا مقدمہ مسلمانوں کے خلاف درج کیا ہے اس کو خارج کیا جائے۔ آئین کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی جعلی نبی کی امت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی کے تحت قادیانیوں کی تمام اسلام دشمن سرگرمیوں اور اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی لگا دی گئی ہے جس پر سارے ملک میں عمل درآمد ہو رہا ہے اور قصوروار قادیانی غیر مسلموں کے خلاف مقدمات درج ہو رہے ہیں مقام افسوس ہے کہ ربوہ کے اندر مؤثر عمل درآمد نہیں ہو رہا جبکہ ربوہ فیصل آباد ڈویژن میں شامل ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ قادیانیوں نے خود کو مسلمان

ظاہر کرتے ہوئے ربوہ میں کلمہ طیبہ کے جو بورڈ لگا رکھے ہیں اور قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہوں گھروں دکانوں وغیرہ پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی لکھ کر قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے ہیں اس لئے ربوہ کے نزدیک پہاڑیوں پر بھی کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے جن کو محفوظ کر کے قصوروار قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج کرنے کے لئے ایس پی جھنگ کو ہدایات جاری کی جائیں۔ فیصل آباد شہر میں کچھ عرصے سے قتل ڈکیتی رہزنی کی وارداتوں میں بہت اضافہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے شہری بہت پریشان ہیں اور عوام میں عدم تحفظ کا احساس پایا جاتا ہے اس سلسلہ میں حفاظتی اقدامات مؤثر بنائے جائیں اور علی الصبح دوپہر اور سر شام پولیس کی گشت بڑھائی جائے ڈی آئی جی فیصل آباد چوہدری محمد یعقوب نے مندرجہ بالا معروضات کو نہایت توجہ اور ہمدردی سے سنا اور ہمدردانہ غور کا یقین دلایا اس سلسلہ میں جرائم کے بارے میں اخبارات کی کٹنگ کے فوٹو بھی پیش کئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم پاکستان مسز بے نظیر بھٹو سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل سفیر قادیانی نسیم احمد غیر مسلم کو بلا تاخیر علیحدہ کر کے کسی مسلمان کو سفیر مقرر کیا جائے اور سندھو دیش کی تحریک کے خاتمہ کے لئے چیف سیکرٹری سندھ کنور ادریس قادیانی کو فوری طور علیحدہ کیا جائے انہوں نے کہا کہ قادیانی اکھنڈ بھارت کے قائل ہیں اور آنجہانی مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے ربوہ کے نام نہاد بہشتی مقبرہ میں اپنی قبر پر کتبہ لگوایا تھا کہ جب حالات سازگار ہوں رائل فیملی کی لاشیں ربوہ سے نکال کر قادیان بھارت منتقل کی جائیں اور قادیانیوں کی سازش سے گرداسپور کا ضلع ہندوستان میں شامل ہوا تھا جس کی وجہ سے کشمیر کا مسئلہ پیدا ہوا اور بھارت سے تین جنگیں ہو چکی ہیں اور چوتھی جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں ان حالات میں قادیانی کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا سفیر مقرر کرنا ملکی سالمیت کے خلاف ہے یہ قادیانی سفیر پاکستان کے اہم راز اسرائیل اور بھارت منتقل

میٹھادر صرافہ بازار میں معیاری زیورات کا مرکز
عبدالخالق اینڈ سنز جیولرز
دوکان نمبر ۹۱، N.O.P
صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: ۷۶۵۵۷۳

کرسکتا ہے جبکہ ربوہ کی قادیانی جماعت آئین پاکستان کی مخالفت کرکے غداری کی مرتکب ہوئی ہے جس کے پیش نظر قادیانیوں کی پاکستانی شہریت منسوخ کرکے ملک بدر کیا جائے اور انجمن احمدیہ ربوہ کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔

کنری میں قادیانی دہشت گردی کو روکا جائے۔

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی حکومت اور میرپورخاص سندھ کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ کنری میں قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں اور قصوروار قادیانیوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمات چلائے جائیں انھوں نے کہا کہ جب سے قادیانی کنور ادریس کو صوبہ سندھ کا چیف سیکرٹری تعینات کیا گیا ہے سارے صوبہ سندھ میں مرزائیوں کی اشتعال انگیز کاروائیوں میں بہت اضافہ ہوگیا ہے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جارہی ہے جبکہ میرپورخاص کی انتظامیہ قادیانیوں کی حمایت کررہی ہے اور کنری میں قادیانیوں نے اسلامی شعائر اور قانون کی خلاف ورزی پہلے سے زیادہ کردی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں غم وغصہ پایا جاتا ہے اس سلسلے میں ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ ڈپٹی کمشنر اور ایس پی میرپورخاص ضلع تھرپارکر سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ کنری میں قصوروار قادیانیوں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔

ختم نبوت یوتھ فورس

ایگزیکٹو باڈی کا ایک اہم اجلاس

اٹک (نامہ نگار) دفتر ختم نبوت یوتھ فورس میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا محمد اکرم طوفانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی۔ اجلاس میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا جبکہ آرٹلری سنٹر اٹک میں ایک قادیانی ملعون لیفٹیننٹ کرنل کا اپنے ماتحت سٹاف کو باپولرانداز میں قادیانیت کی تبلیغ پر غم وغصہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور جی ایچ کیو سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ مذکورہ کرنل ملعون کو اپنے مذہب باطلہ کے پرچار سے سختی سے منع کیا جائے۔ تاکہ فوج کا ڈسپلن مجروح نہ ہو۔ نیز یہ طے پایا۔ کہ کرنل قادیانی ملعون پر کڑی نظر رکھی جائے۔ تاکہ وہ نوجوان افسران کو اخلاق کے رنگ میں کفر کے آغوش میں نہ لے جائے۔

حضرت الامیر مد ظلہ دفتر مرکزیہ ملتان میں

ملتان۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم مختصر دورہ پر ملتان تشریف لائے۔ جہاں انہوں نے ملتان کے مشہور طبیب جناب حکیم حنیف اللہ کے جواں سال صاحبزادے کی فضائی حادثہ میں وفات پر تعزیت فرمائی اور مرحوم کی مغفرت کی دعا کی۔ بعدازاں آپ دفتر میں تشریف لائے جہاں دفتر کے عملے نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری/مبلغ و ناظم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو جماعتی امور پر ہدایات جاری کیں اور اہم معاملات پر مشاورت فرمائی۔ تھوڑی دیر قیام کے بعد واپس خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف تشریف لے گئے نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا اللہ وسایا، محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں حکیم حنیف اللہ کے جواں سال صاحبزادے کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔ اور دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ مرحوم کی مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

بہاولپور میں عظیم الشان استحکام پاکستان و تحفظ ختم نبوت کانفرنس

علماء کرام کے ولولہ انگیز خطابات

بہاولپور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا عبدالرحیم اشعر نے کہا کہ اگر آٹھویں ترمیم کی آڑ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کو ختم کیا گیا تو عظیم الشان اور مؤثر تحریک چلائی جائے گی۔ جس کے نتیجہ میں قادیانی اور قادیانی نواز حکمران خس وخاشاک کی طرح بہہ جائیں گے وہ یہاں جامع مسجد الصادق میں عظیم الشان سالانہ استحکام پاکستان و تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے عظیم اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔ کانفرنس کی صدارت حاجی سیف الرحمٰن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور نے کی مناظر ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ پی پی کی حکومت قادیانیت نوازی کرکے بھٹو مرحوم کے دور میں ہونے والی آئینی ترمیم کی دھجیاں بکھیر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کے چیف سکرٹری کنور ادریس قادیانی کو فی الفور علیحدہ کیا جائے کیونکہ سندھ کی علیحدگی پسند تنظیمیں چیف سیکرٹری مذکور کی سرپرستی میں پروان چڑھ رہی ہے اور سندھ میں بنگلہ دیش والے حالات پیدا کررہے ہیں جو ملک و ملت کیلئے نقصان دہ ہیں علماء اہلسنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حقانی نے کہا ختم نبوت کی تحریک کو نہیں دبایا جاسکتا اگر کسی نے دبایا تو وہ خود مٹ سکتا ہے انہوں نے کہا کہ میں قائد تحریک مولانا خان محمد مدظلہ کی ولولہ انگیز قیادت کو سلام عقیدت پیش کرتا ہوں جو پیرانہ سالی کے باوجود پوری دنیا میں قادیانیت کے بھرپور تعاقب میں مصروف ہیں

بہاولپور کے ممتاز عالم دین مولانا غلام مصطفیٰ نے کہا کہ گزشتہ سال جنرل ضیاء الحق کے طیارے کے المناک حادثہ میں قادیانی بھی شریک ہیں۔ حکومت جان بوجھ کر شہداء بہاولپور کے کیس کو دبا رہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو شامل تفتیش کیا جائے۔ کیونکہ اس المناک حادثہ میں ایک قادیانی بریگیڈیئر لطیف احمد بھی مرا۔ مجلس علماء اہلسنت کے مرکزی ناظم مولانا عبدالکریم ندیم خان پوری نے کہا کہ آج جب فضل حق کو عارف الحسینی

باقی صفحہ ۲۷ پر

پیلو کی بازیافت
مِسواک سے
ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تک
پیلو کے مؤثر اور مجرب اجزاء پر مشتمل ایک مکمل طبی ٹوتھ پیسٹ پیش کر کے ہمدرد نے
حفظِ دنداں کی دنیا میں بھی اوّلیت حاصل کر لی ہے۔
پیلو صدیوں سے دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی مضبوطی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔
ہمدرد کی تحقیقِ جدید نے پیلو کے ان افادی اجزاء اور دوسری مجرب جڑی بوٹیوں سے ایک جامع
فارمولے کے مطابق ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تیار کیا جو پوری طرح دانتوں اور مسوڑھوں
کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
ہمدرد
پیلو ٹوتھ پیسٹ
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
پیلو کے اوصاف
مسوڑھے مضبوط، دانت صاف
اداراخلاق
پاکستان سے محبت کرو۔ پاکستان کی تعمیر کرو

بقیہ : خبریں

کیس میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اور علامہ احسان الہی ظہیر کیس میں میاں نواز شریف کو شامل تفتیش کرنے اور گرفت کرنے کے مطالبات ہو رہے ہے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیرپور ٹامیوالی کے امیر مولانا سید منظور الحسن بھوانی کے قتل میں پیرزادہ ریاض حسین اور اس کے بھائی سجاد حسین پیرزادہ کو گرفتار کرکے شامل تفتیش کیا جائے اور کیفر کردار تک پہنچایا جائے کیونکہ پیرزادگان کے اشارے پر یہ المناک حادثہ ہوا اور ایف آئی آر میں ان کا نام بھی موجود ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانی اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں حالانکہ وہ مظلوم نہیں ظالم ہیں مجروح نہیں جارح ہیں انہوں نے کہا کہ حال ہی میں قادیانیوں نے کھاریاں کے چک سکندر میں رواحمد خان نامی ایک مسلمان کو شہید کیا۔ رمضان المبارک میں جڑانوالہ کے چک ۵۶۳ میں فائرنگ کی جس میں کئی ایک مسلمان زخمی ہوئے۔ جن میں ایک زخموں کی تاب نہ لاکر انتقال کر گیا۔

انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانی غنڈوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ کانفرنس سے مولانا مولانا محمد یوسف مولانا محمد عبداللہ نے بھی خطاب کیا، عبدالعزیز انجم، مولانا محمد اسحاق ساقی، محمد اسحاق شجاع آبادی حافظ مرید احمد ملتانی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔

کانفرنس کے مہمان خصوصی شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید کہروڑ پکا۔ فقیہ اسلام مولانا مفتی غلام قادر خیرپور ٹامیوالی تھے کانفرنس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق منظور کی گئیں۔ یہ عظیم الشان اجتماع وفاقی حکومت کی مرزائیت نوازی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور پی پی کی حکومت کو یاد دلاتا ہے کہ اگر قادیانیوں کو مسلمانوں پر مسلط کرنے کی روش ترک نہ کی گئی تو مسلمان تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے لہذا چیف سیکرٹری سندھ کنور ادریس، اقوام متحدہ میں نعیم احمد اور گوجرانوالہ ڈویژن کے پیپلز پروگرام کے انچارج نذیر الملک قادیانی کو الگ کیا جائے۔ ارتداد کی شرعی سزا سزائے موت نافذ کی جائے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کیا جائے۔ بی وی ہسپتال بہاولپور کی لیڈی ڈاکٹر فہمیدہ ناہید کی سرکاری رہائش گاہ قادیانیت کی آماجگاہ بن چکی ہے جس سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو رہا ہے۔ مذکورہ لیڈی ڈاکٹر کو تبدیل کیا جائے۔ ہارون آباد تحصیل آفس کا نائب قاصد قادیانی ہے اور مسلمانوں کو پریشان کرتا رہتا ہے اسے تبدیل کیا جائے۔ میڈیکل کالج کے لیکچرار ڈاکٹر مبارک احمد، عباسیہ ہائی سکول کے ٹیچر لطیف اعوان، شبیر احمد کو علیحدہ کیا جائے۔

بقیہ : بزم

جسم سے مردار کتے کی طرح بدبو تھی اور مرنے کے بعد کیا ہوگا یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

آخر میں قادیانیوں سے ہاتھ باندھ کر خدا کا واسطہ دیکر یہ اپیل کروں گا کہ وہ بھی دماغ حاضر کرکے سوچیں۔ اور اپنے وڈیرے کے بدنام زمانہ جعلی صحابی کا حشر اپنے سامنے رکھیں اور مرزا عبدالحق سے سوال کریں کہ وہ بدبو کسی مرے ہوئے مردار کتے سے بھی زیادہ غلیظ تھیں اس لئے اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہ بنائیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو کر دنیا کی عزت حاصل کریں۔ اور حشر میں شرمندگی سے نجات حاصل کریں۔

پنجاب یونیورسٹی اور قادیانی

قدیر شہزاد لاہور

الحمدللہ یونیورسٹی کی حدود میں موجود تمام کینٹینوں کے اندر بڑی بڑی دیواروں پر پینٹ کے ذریعے کی گئی شیزان کی پبلسٹی والے بورڈوں کی صفائی کا کام بھی شروع ہو چکا ہے۔ ہماری آئندہ ترجیحات میں درج ذیل امور شامل ہیں۔

۱۔ پنجاب یونیورسٹی کے تمام ہاسٹلوں میں قادیانی طلبہ و طالبات کے مسلم طلبہ و طالبات کے ساتھ کھانا کھانے پر پابندی۔

۲۔ یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری سے قادیانی کتب کا اخراج۔

۳۔ اپنے داخلہ فارم پر خود کو مسلمان ظاہر کرنے والے قادیانی طلبہ کے خلاف کارروائی۔

۴۔ طلبہ یونینوں کے الیکشن میں قادیانی طلبہ کے مسلمانوں کے ساتھ اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے پر پابندی۔

۵۔ مسلم طلبہ و طالبات کو کانفرنسوں اور خصوصاً لٹریچر کے ذریعے قادیانی عزائم سے آگاہ کرنا۔

معیاری زیورات خریدتے وقت

حسین سنز جیولرز کا نام ضرور یاد رکھیں

حسین سنٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی

521809 — 521491

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

پانچویں سالانہ

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن

بمقام

ویمبلے کانفرنس سنٹر

مورخہ یکم اکتوبر بروز اتوار

کانفرنس میں ، علماء کرام ، مشائخ عظام ، ممتاز مذہبی اسکالرز دانشور ایمان افروز خطاب فرمائیں گے

کانفرنس کے چند عنوانات

- مسئلہ ختم نبوت
- حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزا طاہر کا مباہلہ سے فرار
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

یہ کانفرنس ایسے موقع پر منعقد ہو رہی ہے جبکہ پوری ملت اسلامیہ شیطان رشدی کی شیطانی کتاب کی اشاعت پر سراپا احتجاج ہے۔

یاد رکھیے

مرزا کذاب قادیانی بھی ماضی میں شیطان رشدی کا کردار ادا کر چکا ہے۔ اس کی وہ توہین آمیز اور دل آزار کتابیں آج بھی چھپ کر شائع ہو رہی ہیں۔

آئیے

ملت اسلامیہ کو رشدی ، قادیانی کے گمراہ کن عقائد سے آگاہ کریں اور بتائیں کہ !

شیطان رشدی ــــ مرزا کذاب قادیانی ــــ دونوں ملعون ہیں ، مرتد ہیں۔

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا **خان محمد** صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت

حضرت مولانا سید **محمد اسعد مدنی** صاحب مدظلہ

صدر جمعیۃ علماء ہند

رابطہ کیجئے

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9-9 ایچ زیڈ یو کے

فون

01-737-8199